﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل: ۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۲۵؍ فروری ۲۰۰۰ء شمارہ ۸

۱۹؍ ذوالقعدہ ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۲۵؍ تبلیغ ۱۳۷۹ ہجری شمسی

دنیا مقصود نہ ہو

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کسی مجلس سے اٹھتے تو یہ دعا کرتے:

اے اللہ ہمیں اپنے دین کے بارہ میں کسی ابتلا میں نہ ڈالنا اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم نہ بنانا اور ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات)

خلاصہ درس قرآن کریم رمضان المبارک ۲۰۰۰ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے دوران مسجد فضل لندن میں درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔ اس درس قرآن کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر قارئین کی خدمت میں قسط وار پیش کر رہا ہے۔ یہ اس سلسلہ کی آخری قسط ہے۔ (مدیر)

درس قرآن کریم ۴؍ جنوری ۲۰۰۰ء۔ (سورۃ الاعراف آیت ۲۸ تا ۵۳)

آیت نمبر ۲۸: "یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ .... الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ 'اِنَّهٗ یَرٰکُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ' کے متعلق علامہ ابو عبداللہ القرطبی فرماتے ہیں کہ اس سے اس کے لشکر مراد ہیں۔ ابن زید کہتے ہیں کہ اس سے مراد اس کی نسل ہے اور ایک اور قول یہ ہے کہ اس کی قوم مراد ہے۔ مجاہد نے اس کے معنی "جماعت در جماعت" کئے ہیں۔ (مفردات امام راغبؒ)۔ یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا 'علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ یہاں لباس سے مراد تقویٰ ہے۔ سَوْاٰتِهِمَا سے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کمزوری مراد لی ہے۔ اس آیت کے متعلق حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ شیطان کی طرف سے جنت سے نکالنے اور فتنہ میں ڈالنے کی کوشش تو ہر شریعت کے نزول کے وقت ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ متنبہ فرماتا ہے کہ جیسے آدم اور حوا کا لباس شیطان چھین رہا تھا اسی طرح تمہارا بھی نہ چھین لے۔ ہر مرتبہ شیطان شریعت سے نکال کر غیر شریعت کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں تک اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ "یقیناً وہ (شیطان) اور اس کے غول تمہیں دیکھ رہے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے"۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ شیطان انسان کے اندر بیٹھا ہوا ہے اور ہر وقت وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔

آیت نمبر ۲۹: " وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَآ اٰبَآءَنَا......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ علامہ قرطبی نے تحریر فرمایا ہے کہ "اکثر مفسرین کے قول کے مطابق یہاں اَلْفَاحِشَةَ سے مراد مشرکین کا ننگے بدن بیت اللہ کا طواف کرنا ہے"۔ لیکن اس طرح فَاحِشَةَ کے معانی کو محدود کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ درست نہیں۔ دراصل فاحشة سے ایسی بیماریاں مراد ہیں جو چھوت چھات کی طرح پھیلتی رہتی ہیں۔ فَاحِشَة کے بارہ میں میں نے جو تحقیق کی ہے اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ اس سے مراد ایسی بیماریاں اور برائیاں ہیں جو آگے ہی آگے پھیلتی چلی جاتی ہیں۔

آیت نمبر ۳۰: "قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کی بہترین تفسیر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی ہے جو ہر لحاظ سے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ ایک شخص کے سوال کرنے پر کہ نماز میں کھڑے ہو کر اللہ جل شانہ کا کس طرح کا نقشہ پیش نظر ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ "موٹی بات ہے قرآن شریف میں لکھا ہے اُدْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ (اعراف: ۳۰) اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ چاہئے کہ اخلاص ہو، احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

بچوں سے عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو

اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے

اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور پھر دس سال کی عمر تک انہیں سختی سے اس پر کاربند کرو

(احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے بچوں کے حقوق کا تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۱؍ فروری ۲۰۰۰ء)

لندن (۱۱؍ فروری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ سبا کی آیت نمبر ۳۸ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد فرمایا کہ خطبات میں حقوق کے مضامین کا جو سلسلہ چل رہا ہے اس سلسلہ میں یہ بھی ایک کڑی ہے اور اس کا تعلق زیادہ تر بچوں کے حقوق سے ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے مختلف احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اس موضوع کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کرتے ہوئے ضروری نصائح فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ بچوں سے عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ حضور نے فرمایا کہ جو لوگ اپنے بچوں سے شروع سے ہی عزت سے پیش آتے ہیں ان کے بچے بڑے ہو کر ان کی بھی عزت کرتے ہیں اور باہر دوسروں سے بھی عزت سے پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اور اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو۔ پھر دس سال کی عمر تک انہیں سختی سے اس پر کاربند کرو ورنہ ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نماز تو انسانی زندگی کی جان ہے۔ یہ اسلام کا سب سے بڑا تحفہ ہے جو انسانوں کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کی عادت ڈالنے کے لئے بھی بچپن سے تربیت کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کا طریق آنحضرت ﷺ نے یہ سکھایا کہ سات سال کی عمر سے نماز پڑھانی شروع کرو۔ محبت و پیار سے اسے سکھاؤ۔ حضور انور نے فرمایا کہ دراصل جو ماں باپ نمازیں پڑھنے کے عادی ہوں ان کے سات سال سے چھوٹی عمر کے بچے بھی ساتھ کھڑے ہو کر نمازیں پڑھنے لگتے ہیں۔ مگر وہ نماز نہیں محض نقل ہے جو اچھی نقل ہے۔ جب وہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو پھر اسے اچھی طرح نماز کی تربیت دو۔ اگر بچہ دس سال تک پیار و محبت سے سیکھتا رہے تو دس اور بارہ سال کے درمیان مناسب سرزنش و سختی بے شک کرو۔ جب بارہ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو پھر اس پر کسی سختی کی اجازت نہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:درس القرآن ازصفحہ اول

رکھے۔ادعیہؑ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ واستغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیۂ نفس ہو جاوے اور خدا سے سچا تعلق ہو جاوے۔اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے"۔

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

آیت نمبر ۳۱:" فَرِيْقاً هَدٰى وَفَرِيقاً حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ..........الخ"۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بلاوجہ کسی کو ہدایت نہیں دیتا اور نہ کسی کو بلاوجہ گمراہ کرتا ہے۔پس جو ہدایت کی طرف جھکا ہوا ہوا سے خدا ہدایت دیتا ہے اور جو گمراہی کی طرف جھکے ہوتے ہیں وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔

آیت نمبر ۳۲:" يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ .... الخ"۔ الزِّيْنَة کے متعلق علامہ محمود بن عمر الزمخشری فرماتے ہیں کہ اس کے کئی معنی ہیں۔"زینت کا ایک مطلب کنگھی، دوسرا مطلب خوشبو ہے اور سنت یہ ہے کہ آدمی نماز کے لئے مسجد میں اپنی بہترین شکل وصورت اور حلیہ و لباس لے کر جائے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر مسجد میں اپنی زینت ساتھ لے کر جانے سے مراد یہ ہے کہ مسجد میں اچھے کپڑے پہننے اور خوشبو وغیرہ لگانے کی تعلیم دی گئی ہے۔مسجد میں ایسی چیز کھا کر نہیں جانا چاہئے جس سے بو آتی ہو اور دوسرے نمازیوں کے لئے تکلیف کا باعث ہو۔حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ یعنی اپنی زینت ساتھ لے جانے کا ارشاد ہے حالانکہ زینت تو مسجد سے ملتی ہے۔یہ دراصل اس لئے ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہیں بھی مسجد سے زینت مل سکے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حفظان صحت کے دو اصول بتائے ہیں۔ایک یہ کہ زینت کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے اور دوسرے یہ کہ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا کہ کھاؤ بھی اور پیو بھی لیکن اعتدال میں رہو۔میانہ روی اختیار کرو۔آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب ابھی بھوک باقی ہو تو ہاتھ کھانے سے کھینچ لینا چاہئے۔جاننا چاہئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابھی تم بھوکے ہی ہو تو کھانا ختم کر دیا کرو بلکہ مراد یہ ہے کہ بھوک ختم ہوتے ہی ہاتھ روک لو۔اب سائنس دانوں نے بھی یہ ثابت کیا ہے کہ جب ہضم ہونے کا عمل شروع ہوتا ہے تو پھر پتہ چلتا ہے کہ پیٹ بھر چکا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں" یہ خدا تعالیٰ کا ان (عرب لوگوں۔ناقل) پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظان صحت کے قواعد مقرر فرمائے۔یہاں تک کہ یہ بھی فرمادیا کہ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا یعنی بے شک کھاؤ پیو مگر کھانے پینے میں بیجا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیت کی مت کرو"۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۲)

آیت نمبر ۳۳:" قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ.......... الخ"۔علامہ رازی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ اور بہت سے دوسرے مفسرین کا قول ہے کہ یہاں پر زینت سے تمام اقسامِ زینت مراد ہیں اور اس کے تحت ہر اعتبار سے بدن کی صفائی بھی داخل ہے۔سواری کے جانور کی زینت بھی اس میں داخل ہے۔زیور کی تمام قسمیں بھی اس میں شامل ہیں کیونکہ یہ تمام امور زینت میں شمار ہوتے ہیں۔

اسی طرح علامہ شہاب الدین آلوسی "روح المعانی" میں فرماتے ہیں کہ "فقہاء نے آنحضرتؐ کے اس ارشاد کو زینت اختیار کرنے کے بارہ میں بطور نص لیا ہے کہ " اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَنْعَمَ عَلٰى عَبْدٍ اَحَبَّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلَيْهِ " کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جب اپنے بندہ پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہے تو یہ بھی پسند کرتا ہے کہ اس پر اس کا اثر بھی نظر آئے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس آیت میں مسجد میں زینت لے جانے کا ذکر نہیں ہو رہا بلکہ سواریوں وغیرہ کے بارہ میں ذکر ہے کہ انہیں بھی زینت دیا کرو۔آنحضورؐ کی سواریوں کو بھی زینت دی جاتی تھی۔اسی طرح آج کل کی اچھی اور خوبصورت کاریں اور سواریاں بھی اسی حکم کے تابع آتی ہیں۔آنحضورؐ کے بارہ میں آتا ہے کہ آپؐ کو بہت خوبصورت جُبّے بھی آیا کرتے تھے جنہیں آپؐ کبھی کبھار پہنا بھی کرتے تھے۔زیادہ اس لئے نہیں پہن سکتے تھے کہ لوگ مانگ لیا کرتے تھے۔بعض ایسے جبے بھی ہوتے تھے کہ آنحضورؐ جب پہنتے تو صحابہ سوچا کرتے تھے کہ آپ اتنے خوبصورت لگتے تھے کہ چاند زیادہ خوبصورت ہے یا آنحضورؐ؟۔

آیت نمبر ۳۴:" قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ.......... الخ"۔مفردات امام راغب میں اَلْفُحْشُ وَالْفَحْشَاءُ وَالْفَاحِشَةُ کے بارہ میں ہے کہ یہ "اس قول یا فعل کو کہتے ہیں جو قباحت میں حد سے بڑھا ہوا ہو اور بہت زیادہ فحش کلامی کرنے والے کو مُتَفَحِّشْ کہا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضورؐ نے فحشاء کے تحت ہر قسم کی بیماری اور برائی کو بہت کھول کر بیان فرما دیا ہے جن کا تعلق آئندہ زمانوں سے بھی ہے، ان کے بارہ میں بھی تفصیل سے بیان فرمایا ہے نیز ان سے بچنے کے طریق بھی بتائے ہیں۔اگر ان کا صحیح مطالعہ کر لیا جائے تو پھر کسی مزید تفصیل کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں" خدا نے ظاہری اور اندرونی گناہ دونوں حرام کر دئے ہیں۔اب میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ عمدہ تعلیم بھی انجیل میں موجود نہیں کہ تمام عضووں کے گناہوں کا ذکر کیا ہو اور عزیمت اور خطرات میں فرق کیا ہو۔اور ممکن نہ تھا کہ انجیل میں یہ تعلیم ہو سکتی کیونکہ یہ تعلیم نہایت لطیف اور حکیمانہ اصولوں پر مبنی ہے"۔(نور القرآن نمبر ۲۔روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۲۸)

آیت نمبر ۳۵:" وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ..........الخ"۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ سے سنت چلی آ رہی ہے کہ بڑی بڑی قومیں بھی جو عروج حاصل کر چکی ہوتی ہیں آخر نیچے گرتی ہیں۔اب بھی یہی ہو گا۔جو قومیں اپنے آپ کو بہت ترقی یافتہ سمجھتی ہیں وہ بہر حال گر کر رہیں گی۔اسی کے بارہ میں خدا تعالیٰ اس آیت میں ذکر فرماتا ہے۔

آیت نمبر ۳۶:" يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ..........الخ"۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "یہاں فرمایا ہے کہ ابھی رسول آتے ہیں۔اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ یہاں مضارع پر اِمَّا کا لفظ آیا ہے اس لئے ضروری نہیں کہ ایسا فعل وقوع میں آوے۔مگر اس کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ اس سے پہلے اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى کے الفاظ آچکے ہیں۔ان میں مضارع بھی موجود ہے اور اِمَّا کا لفظ بھی اور وہ یقینی الوقوع امر کے لئے کہا۔اور ہدایت کے متعلق بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے؟"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب ہدایت آتی رہتی ہے تو پتہ چلا کہ یہاں اس آیت کے بھی یہی معنی ہیں کہ "جب کبھی تمہارے پاس رسول آئیں"۔

آیت نمبر ۳۷:" وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا..........الخ"۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہئے کہ حق کو ہمیشہ تکبر کی وجہ سے ہی جھٹلایا جاتا ہے۔شیطان جو گمراہ ہوا وہ بھی اپنے تکبر کی وجہ سے ہوا۔اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے عجز وانکساری پر بہت زور دیا ہے کہ اس سے بہت سی بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔

آیت نمبر ۳۸:"فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ..........الخ"۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں۔ایک خدا پر افتراء کرنے والا، دوسرا خدا کے کلام کی تکذیب کرنے والا"۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۷)

پھر فرماتے ہیں" ظالم سے مراد اس جگہ کافر ہے۔اس پر قرینہ یہ ہے کہ مفتری کے مقابل پر مکذب کتاب اللہ کا ظالم ٹھہرایا ہے اور بلاشبہ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے کلام کی تکذیب کرتا ہے کافر ہے"۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۷ حاشیہ)

آیت نمبر ۴۱:"اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا..........الخ"۔حضور نے فرمایا کہ مفردات امام راغب میں ہے السَّمُّ کے معنی تنگ سوراخ کے ہیں جیسے سوئی کا ناکہ یا ناک اور کان کا سوراخ ہوتا ہے۔اس کی جمع سُمُوْمٌ آتی ہے۔...... السَّمُّ زہر قاتل کو کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنی لطیف تاثیر کی وجہ سے بدن کے اندر سرایت کر جاتا ہے۔السُّمُوْمُ گرم ہوا جو زہر کی طرح بدن کے اندر سرایت کر جاتی ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ایک اور طرح آنا جانا روحوں کا قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے اور وہ یہ کہ بدکاروں کی روحوں کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے اور پھر وہ زمین کی طرف رد کئے جاتے ہیں۔قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ"۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۸ حاشیہ)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بدروحوں کو زمین کی طرف رد کیا جاتا ہے تو کیا وہ روحیں زمین پر بھٹکتی پھریں گی؟ یاد رکھنا چاہئے یہ تصور کہ بدروحیں اس دنیا میں بھٹکتی پھرتی ہیں، غلط ہے۔بدروحیں اپنے رفع کے لئے بھٹکتی پھرتی ہیں ورنہ اس دنیا میں نہیں بھٹکتی پھرتیں۔اللہ تعالیٰ نے یہ قاعدہ کلیہ بیان فرمادیا ہے کہ جو ہلاک ہو جاتا ہے وہ اس دنیا میں واپس نہیں آتا۔

"وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ" کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "یعنی کفار جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے نہ گزر جائے۔مفسرین اس کا مطلب ظاہری طور پر لیتے ہیں مگر میں یہی کہتا ہوں کہ نجات کے طلبگار کو خدا تعالیٰ کی راہ میں نفس کے شتر بے مہار کو مجاہدات سے ایسا دبلا کر دینا چاہئے کہ وہ سوئی کے ناکہ میں سے گزر جائے۔جب تک نفس دنیوی لذائذ و شہوانی حظوظ سے موٹا ہوا ہوا ہے تب تک یہ شریعت کے پاک راہ سے گزر کر بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔دنیوی لذائذ پر موت وارد کرو اور خوف وخشیت الٰہی سے دبلے ہو جاؤ تب تم گزر سکو گے اور یہی گزرنا تمہیں جنت میں پہنچا کر نجات اخروی کا موجب ہو گا"۔(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۰۔۳۱؍مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴)

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "خدا کی طرف جانے کا نام رفع ہے اور شیطان کی طرف جانے کا نام لعنت ہے"۔(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۸، ۱۰۹)

آیت ۴۴:"وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ.......... الخ"۔امام راغبؒ غِلّ کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ اس کے معنی "(کینہ و پوشیدہ) دشمنی کے ہیں...... غَلَّ يَغِلُّ کسی کے متعلق دل میں کینہ رکھنا اور اَلْغُلُوْلُ کے معنی ہیں۔خیانت کرنا اور یہ غَلَّ يَغُلُّ سے ہے"۔

حضرت مسیح موعودؑ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ.......... کے متعلق فرماتے ہیں" یہ تو شیعوں کا مذہب ہے کہ صحابہؓ کے درمیان آپس میں ایسی سخت دشمنی تھی، یہ غلط ہے۔اللہ تعالیٰ آپ اس کی تردید کرتا ہے کہ وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ برادریوں کے درمیان آپس میں دشمنیاں ہوا کرتی ہیں۔مگر شادی، مرگ کے وقت وہ سب ایک ہو جاتے ہیں۔اخیار میں خونی دشمنی کبھی نہیں ہوتی"۔(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۸)

آیت نمبر ۴۶:" اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باقی صفحہ نمبر ۹ پرملاحظہ فرمائیں

"اہلِ پیغام" کے بعض وساوس کا ردّ

(عبدالمومن طاہر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات پر جب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد منصب خلافت پر متمکن ہوئے تو بعض لوگوں نے آپ کی بیعت نہ کی اور قادیان کو چھوڑ کر لاہور کو اپنا مرکز بناتے ہوئے اپنی ایک علیحدہ جماعت بنالی اور خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستگی رکھنے والوں کے خلاف جھوٹ اور افتراء پردازی کی ایک مہم شروع کردی۔ یہ گروہ غیر مبایعین، اہل پیغام، پیغامی اور لاہوری جماعت کے نام سے معروف ہے۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے اس گروہ نے انٹرنیٹ پر خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے وساوس پھیلانے کی مہم شروع کر رکھی ہے اور ساتھ ہی بڑی تعلّی سے یہ دعویٰ کیا ہے کہ صرف لاہوری جماعت ہی حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی اور تعلیمات کو صحیح اور اصل شکل میں پیش کر رہی ہے جبکہ مبایعین کی جماعت نے آپ کے دعاوی کو (نعوذباللہ) مسخ کر کے پیش کیا ہے۔ بتوفیقِ الٰہی ان وساوس کا جواب ذیل میں دیا جاتا ہے۔

وسوسہ نمبر ایک

غیر مبایعین کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہرگز نبی نہ تھے اور آپ نے ہرگز کہیں نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ آپ نے فرمایا کہ میں صرف مُحَدَّث ہوں یعنی وہ جس سے اللہ تعالیٰ بکثرت کلام کرتا ہے وبس۔

جواب

یاد رہے کہ شروع میں حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام مسلمانوں میں عام طور پر مشہور تعریف نبوت کو ہی صحیح تعریفِ نبوت خیال فرماتے رہے اور ۱۹۰۱ء تک آپ یہی عقیدہ رکھتے رہے کہ چونکہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا، خواہ پرانا ہو یا نیا اور اپنے الہامات میں موجود لفظ 'نبی' کی تاویل فرما دیتے اور کہتے کہ اس سے مراد صرف مُحَدَّث ہے۔ چنانچہ شروع شروع میں آپ نے اس بات کا اظہار کئی جگہوں پر فرمایا مثلاً ایک جگہ فرماتے ہیں:

"...... قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحیٔ رسالت مسدود ہے"۔(ازالہ اوہام حصہ دوم ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۱ مطبوعہ لندن)

مگر جب اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر متواتر اور بار بار وحی کے ذریعہ اصل حقیقت پوری طرح آشکار کردی تو آپؑ نے بار بار بتصریح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے واضح طور پر بتایا ہے کہ میں فی الحقیقت نبی ہوں مگر یاد رہے کہ مَیں ظلّی نبی ہوں یعنی میں رسول اللہ ﷺ کا تابع نبی ہوں اور بغیر کسی نئی شریعت کے ہوں۔

اس کے بعد آپ ہمیشہ ہی ہر اس شخص کو جو آپ کے نبی ہونے کے بارہ میں شک کرتا تھا، اصرار کے ساتھ وضاحت سے بتاتے رہے کہ ان معنوں میں میں نبی ہوں۔ اور جہاں کہیں بھی آپ نے اس کے بعد نبوت کا انکار کیا ہے ہمیشہ صرف ایسی نبوت کا انکار کیا ہے جو نبی کریم ﷺ کی تابع نہ ہو اور نئی شریعت والی ہو۔ آپؑ نے "ختم نبوت" کے مروّجہ عام مفہوم میں وحی الٰہی سے کی جانے والی اس تبدیلی کا ذکر بڑی وضاحت سے فرمایا ہے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی میں آپؑ پہلے ایک معترض کا ایک اعتراض درج کرتے ہیں اور پھر اس کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"سوال (۱)

تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۷ میں (جو میری کتاب ہے) لکھا ہے: اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے کہ جو غیر نبی کو نبی پر ہوسکتی ہے۔

پھر ریویو جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ میں مذکور ہے: خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ پھر ریویو صفحہ ۴۷۸ میں لکھا ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔

خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے۔

الجواب: یاد رہے کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھے ان باتوں سے نہ کوئی خوشی ہے نہ کچھ غرض کہ میں مسیح موعود کہلاؤں یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھیراؤں۔ خدا نے میرے ضمیر کی اپنی اس پاک وحی میں آپ ہی خبر دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے قُلْ اُجَرِّدُ نَفْسِی مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا تو یہ حال ہے کہ میں کسی خطاب کو اپنے لئے نہیں چاہتا یعنی میرا مقصد اور میری مراد ان خیالات سے برتر ہے اور کوئی خطاب دینا یہ خدا کا فعل ہے میرا اس میں دخل نہیں ہے۔

رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں تناقض کیوں پیدا ہو گیا، سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اُسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا، مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی، مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہونگے اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے۔ اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین وآسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہوگئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں۔ ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا .... اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے، وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ .... خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں۔ میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں......"۔(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۲ تا ۱۵۴ مطبوعہ لندن)

اس سے ثابت ہوا کہ آپؑ نے نبوت کی عمومی تعریف اور خصوصاً اپنی نبوت کے بارہ میں اپنے سابقہ موقف میں وحی الٰہی کی بناء پر تبدیلی فرمائی تھی۔ آپ پہلے اپنے آپ کو نبی نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے الہامات میں جہاں جہاں "نبی" کا لفظ پاتے اس کی تاویل فرماتے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے بار بار تصریح فرمائی کہ تو درحقیقت نبی ہے تو آپؑ نے علی الاعلان اس بات کا بار بار اظہار فرمایا۔

مگر غیر مبایعین حضورؑ کے صرف سابقہ عقیدہ کو ہی پیش کرتے ہیں اور آپ کے وحی الٰہی کے تابع اس تصحیح شدہ عقیدہ سے جان بوجھ کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں جس کو آپ نے بڑے اصرار کے ساتھ بار بار صراحت سے پیش فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی بعض لوگ بعض باتیں جو ان کے مزاج کے مطابق ہوتیں مان لیتے تھے اور بعض باتیں جو ان کی طبع پر گراں گزرتیں ان کا انکار کر دیتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کیسے لوگ ہیں کہ یَقُوْلُوْنَ نُؤمِنُ بِبَعضٍ وَ نَکْفُر بِبَعضٍ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَتَّخِذُوا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا.(النساء:۱۵۱)

حضرت مسیح موعودؑ کا نبوت پر اصرار

الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر ۵ جلد ۷ مورخہ ۴؍فروری ۲۰۰۰ء میں خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کا جو مقالہ نشر ہوا ہے اس میں آپ نے حضور اقدس علیہ السلام کی متعدد تحریرات درج فرمائی ہیں جن میں آپؑ نے بار بار اپنی ظلی نبوت کا اعلان فرمایا ہے۔ خاکسار یہاں بعض مزید مفید حوالے درج کرتا ہے جن میں سے بعض آپ کی عربی کتب سے ماخوذ ہیں۔

۱۔ حضور اقدس علیہ السلام نے امریکی پادری ڈاکٹر جان الیگزانڈر ڈوئی (جو بعد میں آپ کی دعائے مباہلہ سے واصل جہنم ہوا) کو مخاطب کر کے فرمایا:

ووالله إني أنا المسيح الموعود الذي وُعِد مجيئه في آخر الزمن وأيامِ شيوع الضلالة. وإن عيسى قد ماتَ، وإن مذهب التثليث باطل، وإنك تفتري على الله في دعوى النبوّة. والنبوّة قد انقطعت بعد نبيّنا ﷺ ، ولا كتابَ بعد الفرقان الذي هو خير الصحف السابقة، ولا شريعةَ بعد الشريعة المحمّدية، بَيْدَ أني سُمّيتُ نبيًّا على لسان خير البريّة، وذلك أمرٌ ظِلّيٌّ من بركات المُتابَعة، وما أرى في نفسي خيرًا، ووجدتُ كل ما وجدتُ من هذه النفس المقدّسة. وما عَنَى اللهُ من نبوّتي إلا كثرة المكالمة والمخاطبة، ولعنةُ الله على من أراد فوق ذلك، أو حَسِبَ نفسه شيئا، أو أخرج عُنُقَه من الربقة النبويّة. وإنّ رسولَنا خاتَمُ النبيين، وعليه انقطعت سلسلةُ المرسلين. فليس حقُّ أحدٍ أن يدّعي النبوّة بعد رسولنا المصطفى على الطريقة المستقلّة، وما بقي بعده إلا كثرة المكالمة، وهو بشرط الاتّباع لا بغير متابَعةِ خيرِ البريّة ووالله ما حصل لي هذا المقام إلا من أنوارِ اتّباعِ الأشعّة المصطفوية، وسُمّيتُ نبيًّا من الله على طريق المجاز لا على وجه الحقيقة. فلا تَهيج ههنا غيرةُ الله ولا غيرةُ رسوله، فإني أُربَّى تحت جناح النبيّ، وقدمي هذه تحت الأقدام النبويّة. ثم ما قلتُ من نفسي شيئًا، بل اتّبعتُ ما أُوحيَ إليّ من ربّي. وما أخاف بعد ذلك تَهديدَ الخليقة، وكلُّ أحدٍ يُسأل عن عمله يوم القيامة، ولا يخفى على الله خافيةٌ.

(الاستفتاء، ضميمه حقيقة الوحی صفحه ۱۶، ۱۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحات ۶۳۶ تا ۶۳۸)

ترجمہ: واللہ، میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کے آخری زمانہ میں، جبکہ ضلالت پھیل جائے گی،

آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ عیسٰی تو یقیناً فوت ہو گیا ہے اور مذہب تثلیث جھوٹ اور باطل ہے۔ تو یقیناً اپنے دعویٰ نبوت میں اللہ پر افتراء کر رہا ہے۔ نبوت تو ہمارے نبی کریم ﷺ پر ختم ہو گئی۔ اور اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن جو سابقہ صحف سے بہتر ہے اور اب کوئی شریعت نہیں مگر شریعت محمدیہ۔ تاہم میں خیر البشرؐ کی زبانِ مبارک سے "نبی" کا نام دیا گیا ہوں اور یہ ظلّی بات ہے اور آپؐ کی پیروی کی برکات کا نتیجہ ہے۔ میں اپنے آپ میں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا بلکہ میں نے جو کچھ بھی پایا ہے اُس مقدس نفس کے واسطہ سے ہی پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری نبوت سے مراد صرف کثرت مکالمہ و مخاطبہ لیا ہے۔ اور اس پر اللہ کی لعنت ہے جو اس سے زائد چاہے یا اپنے آپ کو کچھ سمجھے یا اپنی گردن کو نبی اکرم ﷺ کی نبوت کے جوئے سے باہر نکالے۔

ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں اور ان پر نبیوں کا سلسلہ اختتام کو پہنچا۔ پس اب کسی کا حق نہیں کہ ہمارے رسول مصطفیٰؐ کے بعد مستقل طور پر نبوت کا دعویٰ کرے۔ آپؐ کے بعد صرف کثرت مکالمہ و مخاطبہ باقی ہے اور اس کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ آپ کا متبع ہو۔ آپؐ کی پیروی کے بغیر یہ ممکن نہیں۔ اور اللہ کی قسم مجھے یہ مقام نہیں ملا مگر مصطفوی شعاعوں کی پیروی کی بدولت اور میں مجازی طور پر نبی کا نام دیا گیا ہوں نہ کہ حقیقی طور پر۔ پس یہاں نہ اللہ کی غیرت بھڑکتی ہے نہ اس کے رسول کی۔ کیونکہ میں تو نبی (کریم ﷺ) کے پروں تلے پرورش پاتا ہوں اور میرا یہ قدم نبی کریم ﷺ کے (مبارک) قدموں تلے ہے......

مزید برآں یہ کہ میں نے اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہا بلکہ میں نے تو اس کی پیروی کی ہے جو میرے رب کی طرف سے مجھے وحی کیا گیا ہے۔ اس کے بعد میں مخلوق کی دھمکیوں سے ڈرنے والا نہیں۔ ہر کوئی اپنے عمل کے بارہ میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا اور کوئی چھپی ہوئی چیز بھی اللہ پر مخفی نہیں"۔

ایک اور عربی تحریر میں فرماتے ہیں:

إنّا مسلمون.. نؤمن بكتاب الله الفرقان، ونؤمن بأنّ سيّدَنا محمدًا نبيُّه ورسولُه، وأنه جاء بخير الأديان، ونؤمن بأنه خاتَمُ الأنبياءِ لا نبيَّ بعدَه، إلا الذي ربِّيَ من فيضِه وأظهرَه وعْدُه......

ونعني بختْمِ النبوةِ ختمَ كمالاتِها على نبيِّنا الذي هو أفضلُ رسُلِ الله وأنبيائِه، ونعتقِد بأنهُ لا نبيَّ بعدَه إلا الذي هو من أمته ومِن أكمَلِ أتباعه، الذي وَجَدَ الفيضَ كلَّه من رُوحانيته وأضاءَ بضيائه. فهناك لا غَيْرَ.. ولا مقامَ الغيرة، وليست بنبوَّةٍ أخرَى ولا محلَّ للحيرة، بل هو أحمدُ تجلَّى في سَجَنْجَلٍ[1] آخرَ، ولا يَغارُ رجلٌ على صورته التي أراه اللهُ في مرآةٍ وأظهَرَ. فإن الغيرةَ لا تَهيجُ على التلامذة والأبناء......

ومَن ادّعَى النبوَّةَ مِن هذه الأمةِ، وما اعْتقدَ بأنه ربِّيَ مِن سيدِنا محمدٍ خيرِ البريَّة، وبأنه ليس هوَ شيئًا مِن دون هذه الأُسْوَة، وأنَّ القرآن خاتَمُ الشريعة، فقد هلَكَ وألحَقَ نفسَه بالكَفَرَة الفَجَرَة. ومَنِ ادّعى النبوةَ ولم يعتقِدْ بأنَّه مِن أمّته، وبأنه إنما وَجد كلَّ ما وجد مِن فيضانه، وأنَّه ثمرةٌ مِن بستانه، وقطرةٌ مِن تَهْتَانه، وشَعْشَعٌ مِن لَمَعَانه، فهو ملعونٌ ولعنةُ الله عليه وعلى أنصاره وأتباعه وأعوانه.

(مواہب الرحمن ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۵ تا ۲۸۷۔ مطبوعہ لندن)

ترجمہ: یقیناً ہم مسلمان ہیں۔ اللہ کی کتاب فرقان پر ہمارا ایمان ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا و مولا محمد (ﷺ) اس کے نبی اور رسول ہیں اور یہ کہ آپ بہترین دین لے کر آئے ہیں۔ نیز ہمارا ایمان ہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جس نے آپ کے فیض سے پرورش پائی اور آپ کے وعدہ نے اسے ظاہر کیا۔......... ہمارے نزدیک "ختم نبوت" کا مطلب یہ ہے کہ نبوت کے کمالات ہمارے نبی جو کہ اللہ کے جملہ رسولوں اور انبیاء میں سب سے افضل ہیں، پر ختم ہو گئے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا مگر وہی جو آپ کی امت میں سے ہو اور آپؐ کے کامل ترین پیروکاروں میں سے ہو اور جس نے آپؐ ہی کی روحانیت سے جملہ فیوض حاصل کئے ہوں اور آپؐ ہی کی روشنی سے روشنی پائی ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں کوئی غیر نہیں ہوتا اور نہ ہی غیرت کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور کوئی اور نبوت نہیں بنتی اور نہ کوئی حیرت کی وجہ پیدا ہوتی ہے بلکہ احمد (ﷺ) ہی ہیں جو ایک اور آئینہ میں ہیں اور کوئی انسان اپنی اس تصویر پر غیرت نہیں کھاتا جو اسے اللہ تعالیٰ آئینے میں دکھاتا ہے۔ شاگردوں اور بیٹوں پر بھلا کب غیرت بھڑکتی ہے۔..... اس امت میں جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے یہ عقیدہ نہ رکھا کہ وہ ہمارے آقا و مولا خیر البشر محمد (ﷺ) سے تربیت یافتہ ہے اور یہ یقین نہ رکھا کہ وہ اس اسوہ حسنہ کی پیروی کے بغیر کچھ چیز نہ تھا اور یہ کہ قرآن کریم پر سب شریعتیں ختم ہو گئیں تو ایسا شخص یقیناً ہلاک ہو گیا اور اس نے اپنے آپ کو کافروں اور بدکاروں میں شامل کر لیا۔

جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے مگر یہ ایمان نہ رکھے کہ وہ آپؐ کی امت میں سے ہے اور یہ کہ اس نے جو کچھ بھی پایا آپؐ ہی کے فیضان سے پایا اور یہ کہ وہ آپؐ ہی کے بستان کا پھل ہے اور آپ ہی کی موسلا دھار بارش کا قطرہ ہے اور آپ ہی کی چمکار کی لو ہے۔ تو ایسا شخص لعنتی ہے۔ اس پر اللہ کی لعنت ہے ان لوگوں پر بھی جو اس کے انصار و مددگار اور پیروکار ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا:

أيها الفتيان وفقهاءَ الزمان وعلماءَ الدهر وفضلاءَ البلدان.. أفتُوني في رجل قال إنه من الله، وظهرت له حمايةُ الله كشمس الضّحَى، وتجلّت أنوارُ صدقه كبدر الدّجَى، وأرَى الله له آياتٍ باهرات، وقام لنصرته في كل أمرٍ قضَى، واستجاب دعواتِه في الأحباب وفي العدا. ولا يقول هذا العبد إلا ما قال النبي ﷺ، ولا يُخرج قدمًا من الهُدى. ويقولُ إن الله سمّاني نبيًّا بوحيه، وكذلك سُمِّيتُ من قبل على لسان رسولنا المصطفى. وليس مُراده من النبوة إلا كثرةُ مكالمة الله وكثرة أنباءٍ من الله وكثرة ما يُوحَى. ويقول: ما نَعني من النبوة ما يُعْنَى في الصحف الأولى، بل هي درجةٌ لا تُعطَى إلا مِن اتّباع نبينا خير الورَى. وكل مَنْ حَصُلَت له هذه الدرجة.. يُكلّم اللهُ ذلك الرجلَ بكلام أكثَرَ وأجلى، والشريعةُ تبقى بحالها.. لا يُنقَصُ منها حكم ولا تزيدُ هُدًى.

ويقول إني أحدٌ من الأمة النبوية، ثم مع ذلك سمّاني الله نبيًّا تحت فيض النبوة المحمدية، وأوحى إليَّ ما أوحى. فليست نبوتي إلا نبوته، وليس في جُبَّتي إلا أنواره وأَشِعَّتُه، ولولاه لما كنتُ شيئا يُذكَرُ أو يُسمَّى. وإنّ النبي يُعرَفُ بإفاضته، فكيف نبيّنا الذي هو أفضل الأنبياء وأزيَدُهم في الفيض، وأرفَعُهم في الدرجة وأعلى؟ وأي شيءٍ دينٌ لا يضيء قلبًا نورُه، ولا يُسكّن الغليلَ وُجُورُه، ولا يتغلغل في الصدور صدورُه، ولا يُثْنَى عليه بوصفٍ يُتمّ الحجةَ ظهورُه؟ وأيُّ شيء دينٌ لا يُمَيِّز المؤمنَ من الذي كفر وأبى، ومَن دخله يكون كمثل مَن خرج منه، والفرقُ بينهما لا يُرى؟...

والنبي الذي ليس فيه صفةُ الإفاضة.. لا يقوم دليلٌ على صدقه، ولا يعرفه من أتى، وليس مثله إلا كمثل راعٍ لا يهُشُّ على غَنَمِه ولا يسقي ويُبعدها عن الماء والمرعى.

وتعلمون أن ديننا دين حيٌّ، ونبيّنا يُحيي الموتى، وأنه جاء كصيّبٍ من السماء ببركات عظمى، وليس لدينٍ أن يُنافس معه بهذه الصفات العليا. ولا يحطّ عن إنسان ثقلَ حجابه، ولا يُوصِلُ إلى قصرِ الله وبابه، إلا هذا الدين الأجلى، ومَن شكّ في هذه فليس هو إلا أعمى.

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲۔ مطبوعہ لندن صفحہ ۶۸۸، ۶۸۹)

ترجمہ: اے مفتیان زمانہ اور اے علماء عصر حاضر، اور اے مختلف ممالک کے فضلاء کرام، آپ لوگ مجھے ایک ایسے شخص کے بارہ میں فتویٰ دیں جو کہتا ہے کہ میں اللہ کی طرف سے ہوں اور اس کے لئے خدا کی حمایت اس طرح ظاہر ہوئی ہے جیسے چاشت کے وقت کا سورج، اور اس کی صداقت کے انوار اس طرح روشن ہیں جیسے چودھویں کا چاند۔ نیز اس کی خاطر اللہ نے روشن نشان دکھائے ہیں اور جس کام کو بھی کرنے کا اس نے ارادہ کیا خدا اس میں اس کی مدد کے لئے کھڑا ہو گیا۔ نیز اس نے اس کی دعاؤں کو سنا، خواہ وہ احباب کے بارہ میں تھیں یا دشمنوں کے بارہ میں۔ یہ بندہ کوئی بات نہیں کہتا مگر وہی جو نبی کریم ﷺ نے کہی ہو اور وہ ہدایت سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالتا۔ یہ شخص کہتا ہے کہ یقیناً اللہ نے مجھے اپنی وحی کے ذریعہ نبی کا نام دیا ہے، نیز قبل ازیں بھی میں، ہمارے رسول مصطفیٰؐ کی زبان مبارک سے نبی کا نام دیا گیا ہوں۔ اور نبوت سے اس کی مراد بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ پاتا ہے اور اللہ سے بکثرت غیبی خبریں پاتا ہے اور بکثرت وحی پاتا ہے۔ نیز کہتا ہے کہ نبوت سے ہماری مراد وہ نہیں ہے جو پہلے صحائف میں ہے۔ بلکہ یہ ایک ایسا درجہ ہے جو نہیں ملتا مگر ہمارے نبی خیر الوریٰ کی پیروی سے۔ اور جس کو بھی یہ درجہ ملتا ہے ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ ایسا کلام کرتا ہے جو بہت زیادہ اور بہت واضح ہوتا ہے۔ مگر شریعت اپنی اصل حالت پر ہی رہتی ہے۔ نہ اس سے کوئی حکم کم ہوتا ہے، نہ اس میں کسی ہدایت کی زیادتی ہوتی ہے۔

نیز یہ مدعی کہتا ہے کہ میں نبی اکرمؐ کی امت کا ایک فرد ہوں، اس کے باوجود اللہ نے نبوت محمدیہ کے فیوض کے تحت مجھے نبی کا نام دیا ہے، اور میری طرف وہ وحی کی جو اس نے کی۔

پس نہیں ہے میری نبوت مگر آپؐ ہی کی نبوت۔ اور نہیں ہیں میرے دامن میں مگر آپؐ ہی کے انوار اور آپؐ ہی کی شعائیں۔ اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں ہرگز کوئی قابل ذکر چیز نہ ہوتا اور نہ ہی اس قابل تھا کہ میرا نام لیا جائے۔

نبی تو اپنے روحانی فیض سے پہچانا جاتا ہے۔ پس یہ کیسے ممکن ہے کہ ہمارے نبی اکرمؐ کے فیض ظاہر نہ ہوتے جبکہ آپؐ سب نبیوں سے افضل ہیں اور فیض رسانی میں ان سب سے بڑھ کر ہیں اور درجہ میں ان سب سے اعلیٰ اور ارفع ہیں۔ اُس دین کی حقیقت ہی کیا ہے جس کا نور دل کو روشن نہ کرے اور جس کی دوا پیاس نہ بجھائے اور جس کا وجود دلوں کو نہ گرمائے اور جس کی طرف کوئی ایسی خوبی منسوب نہ ہو سکے جس کا ظاہر ہونا حجت تمام کر دے۔

پھر ایسا دین چیز ہی کیا ہے جو مومن کو کفر اور انکار کرنے والے سے ممتاز نہ کر دے اور جس میں داخل ہونے والا ایسا ہی رہے جیسا کہ اس سے نکل جانے والا اور دونوں میں کوئی فرق ہی نظر نہ

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغ کے جتنے رستے بتائے تھے ان سب پرہم آج خدا کے فضل سے علم پیرا ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان کے عظیم الشان نتیجے انشاء اللہ ظاہر ہونگے

ہم تو وہی چراغ لے کر آگے بڑھ رہے ہیں جو چراغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ہاتھوں میں تھمایا تھا

اللہ کرے کہ جہاں ایک کروڑ احمدی پچھلے سال عطا ہوئے تھے وہاں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوکروڑ احمدی عطا ہوں

(احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تبلیغ کی طرف خصوصی توجہ کے لئے تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۴؍جنوری ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۴؍صلح ۱۳۷۹ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ اِنَّنِى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . وَلَا تَسْتَوِىْ الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَاالَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ . وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا . وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾–

(سورۃ حم سجدہ آیت ۳۴ تا ۳۶)

بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ نہ اچھائی برائی کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے، ایسی چیز سے دفاع کر جو بہترین ہو تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک مددگار جانثار دوست بن جائے گا اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اسے جو بڑے نصیب والا ہو۔

ان آیات کی تلاوت سے یہ تو ظاہر ہو چکا ہوگا کہ میں اس خطبے میں تبلیغ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ رمضان کے دن گزر گئے اور رمضان بہت سی نیکیاں پیچھے چھوڑ گیا مگر ایک یاددہانی کروا گیا ہے کہ اب باہر نکلو اور میدان جہاد یعنی روحانی جہاد میں کثرت سے حصہ لو۔ جہاں اعتکاف کے دن بھی گزر گئے ہیں اب بیٹھ رہنے کے دن نہیں بلکہ باہر نکلنے کے دن ہیں اور امسال جو پروگرام ہے جماعت کا وہ بہت بڑا ہے، بہت عظیم پروگرام ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ پچھلے سال سے بھی دگنے احمدی ہو جائیں گے اس سال۔ تو یہ امید لگائے میں نے یہ مضمون خطبے کا چنا ہے کہ آپ کو توجہ دلاؤں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال کے لئے اب بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھیں اور ہر میدان کو فتح کریں جس کا سہرا خدا نے آپ کے نام لکھ رکھا ہے۔ یہ عظیم الشان واقعات ہیں جو جب سے دنیا بنی ہے پہلے کبھی اس طرح رونما نہیں ہوئے۔ نہ عیسائی مذہب میں، نہ کسی اور مذہب میں۔ کبھی بھی ایک سال میں ایک کروڑ کے قریب کامیابیاں نصیب نہیں ہوئیں اور اگلے سال پھر اس سے دگنے کی توقع لئے بیٹھے ہیں۔ یہ ایسی بات ہے کہ جب تک خدا کا خاص فضل نہ ہو پوری ہو ہی نہیں سکتی، بندے کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس لئے میں نے آج کا خطبہ اسی موضوع پر چنا ہے کہ **آگے بڑھو اور دلیرانہ سارے ایسے معرکے سر کرو جو آپ کے مقدر میں حقیقتاً لکھے جا چکے ہیں۔**

اس سلسلہ میں چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بخاری کتاب التفسیر میں ہے ابن عباس نے آیت اِدْفَعْ بِالَّتِی هِیَ اَحْسَن کی تفسیر یہ بیان فرمائی کہ غصہ کے وقت صبر کرنا اور تکلیف پہنچنے پر معاف کرنا۔ پس جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کی حفاظت فرمائے گا اور اُن کے دشمن کو اُن کے آگے جھکا دے گا۔ یہ تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیان فرمودہ ہے اور بہت گہری تفسیر ہے۔ جب انسان میدان میں نکلتا ہے تو بہت سی غصہ دلانے والی باتیں سامنے آتی ہیں۔ بہت لوگ گالیاں دیتے ہیں اور انتہائی بدتمیزی کا سلوک کرتے ہیں اور داعیان الی اللہ کے لئے یہ فرض ہے کہ وہ صبر سے کام لیں، مسکرا کر ان باتوں کو ٹال دیں یا بددعائیں سنیں تو دعائیں دینی شروع کر دیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو عظیم تبدیلیاں پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ سب دنیا کے احمدیوں کو جو تبلیغ کے میدان میں اب نکلنے والے ہیں اور آئندہ سال کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں اب رمضان کے بعد اور ان تیاریوں میں ہم نے ہر قدم آگے بڑھانا ہے اس پہلو سے میں آپ کو یہ نصیحت کر رہا ہوں کہ صبر بہت ضروری ہے۔

اور تکلیف پہنچنے پر معاف کرنا، گالیاں سن کے صبر اور بات ہے۔ کوئی دکھ پہنچا دے، کوئی مار بیٹھے، کوئی تھپڑ مار دیتا ہے خدا کی راہ میں اس وقت برداشت کرنا اور اپنے غصہ کو آپے سے نہ نکلنے دینا، یہ دونوں چیزیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تاکیداً فرمائی ہیں کہ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے جن کا ذکر ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا اور ان کے دشمن کو ان کے آگے جھکا دے گا۔ یہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت تھی اور اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ سے سلوک فرمایا۔

یہ بھی بخاری کتاب التفسیر سے حدیث لی گئی ہے۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت وَ اَنْذِر عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْن نازل فرمائی تو آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے قریش کے گروہ اپنی جانوں کا سودا کرو، مَیں اللہ کے بالمقابل تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے بنی عبد مناف مَیں اللہ کے مقابل پر تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب مَیں اللہ کے مقابل پر تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے اللہ کے رسول کی چچی صفیہ، مَیں اللہ کے مقابل پر تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اور اے فاطمہ بنت محمد (ﷺ) میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو تاہم مَیں اللہ کے مقابل پر تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔

یہ انذار کا معاملہ ہے اور اس حدیث کو اس لئے چنا گیا ہے کہ بہت سے ایسے احمدی ہیں جن کے رشتہ دار غیر احمدی ہیں اور بارہا یہ تحریک پہلے بھی کی جا چکی ہے۔ اس خیال سے کہ لوگ ناراض ہو کر بھاگ نہ جائیں لوگ عموماً رشتے داروں کو تبلیغ کرنے سے گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ دستور نہیں تھا۔ آپؐ نے تو قطعاً کسی کے گھبرانے، کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہیں فرمائی اور رشتے داروں کو بے دھڑک تبلیغ فرمائی ہے۔ اور اگر یہ نہ فرماتے تو تبلیغ کا آپ کا جو فریضہ تھا وہ پورا ہی نہ ہوتا۔ پس اس فریضے کو آگے بڑھائیں اور اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور اقرباء کو بے دھڑک تبلیغ کریں۔ اللہ تعالیٰ آخر کبھی تو ان کے دل پھیر دے گا اور انشاء اللہ وہ اس طرف مائل ہونگے۔ پاکستان میں تو حالات مختلف ہیں مگر افریقہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ لوگ اپنے عزیزوں اور اقرباء کو تبلیغ کرتے ہیں۔ وہ پھر آگے اپنے عزیزوں اور اقرباء کو تبلیغ کرتے ہیں اسی طرح یہ دن بہ دن، سال بہ سال دگنے ہونے کا جو عمل ہے یہ جاری رہتا ہے۔

ایک حدیث حضرت انس بن مالکؓ کی ہے۔ مسند امام الاعظم کتاب الادب سے لی گئی ہے ۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا نیک باتوں کا بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ جو قرآن کریم

کی آیت آپ کے سامنے پڑھی گئی ہے اس میں یہ ہے کہ بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے حالانکہ عمل کرنے والا پہلے ہو پھر نیک باتوں کا بتانے والا ہوتا ہے پس اس حدیث کو اخذ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حدیثوں پر اگر غور کرو تو ان کی صحت خود اپنی زبان بولتی ہے۔ حضرت امام اعظم کی مسند بڑی بات ہے، بڑی چیز ہے مگر قرآن کریم کے مقابل پر اس کی حیثیت کوئی نہیں ہے۔ قرآن کریم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو پہلے عمل کرے پھر نیک باتوں کی طرف بلائے۔ تو اس بات کو نہ بھولیں کہ آپ نے عمل پہلے کرنا ہے پھر نیکیوں کی طرف بلانا ہے۔

مسلم کتاب العلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث درج ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں کچھ بھی کم نہیں ہوتا اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس کی برائی کرنے والے کا ہوتا ہے اور اس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ (مسلم کتاب العلم باب من سن حسنة أو سيئة)

یہ حدیث خاص طور پر اس لئے چنی ہے کہ **آپ نیک عمل کرنے کے بعد جب نیکیوں کی طرف بلائیں گے تو جتنے بھی آپ کی ہدایت کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہدایت پاتے چلے جائیں گے ان سب کی نیکیاں آپ کے نام لکھی جائیں گی۔ وہ آگے جو تبلیغ کریں گے نیک اعمال کے ساتھ اس کی بھی نیکیاں آپ کے نام لکھی جائیں گی۔ یہ لامتناہی نیکیوں کو بڑھانے کا ایک سلسلہ ہے جو داعی الی اللہ کو نصیب ہوا کرتا ہے۔ پس اس کام کو معمولی نہ سمجھیں اپنا سب کچھ اس راہ میں جھونک دیں اور اللہ آپ کی حفاظت فرمائے گا۔** اور آپ اپنے عزیزوں، اقرباء کو بھی ڈرائیں اور غیروں کو بھی ڈرائیں لیکن اس نیت سے کہ وہ خوش خبریاں پائیں۔ ڈرانے کا ایک مقصد تو ڈراوا ہے، ایک مقصد ہے غلط رستوں سے بچانے کے لئے تبشیر کی خاطر ڈراوا۔ ان کو ڈرائیں اور یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی اس پہلو سے اپنے اعزہ کو ڈرایا تھا اور اس کا بدلہ بہت بڑا ہے۔ کہ اگر لوگ بری باتوں سے رکیں گے اور اچھے کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے داعی الی اللہ کو اس کی جزا ہمیشہ ملتی چلی جائے گی۔

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا بخدا تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ بن ابی طالب)۔ عربوں میں سرخ اونٹوں کی بہت قیمت ہوا کرتی تھی، بہت قدر ہوا کرتی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لاکھوں کی ہدایت کا موجب بن گئے آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا اگر ایک کی ہدایت کا بھی تو موجب بن جائے تو اس کے بدلے میں بیشمار سرخ اونٹ اگر نصیب ہو جائیں تو ان کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جو جزا اللہ دیتا ہے وہ کسی کی ہدایت کا موجب بننے کی جزا بہت زیادہ ہوا کرتی ہے۔

حضرت انس کی مسند کتاب الجہاد میں یہ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے آسانی مہیا کرو ان کے لئے مشکل پیدا نہ کرو۔ خوشخبری دو ان کو مایوس نہ کرو۔ تبلیغ کے سلسلہ میں آسانی مہیا کرنا بھی بہت معنے رکھتا ہے۔ ان کو اس رنگ میں نہیں بلانا چاہئے کہ ان کو احمدیت پر عمل کرنا بہت مشکل لگے، نیکیوں پر عمل کرنا بلکہ پیار اور محبت سے ان راہوں کو آسان کر کے دکھانا چاہئے۔ جب آپ راہوں کو آسان کر کے دکھائیں گے اور اپنی مثالیں پیش کریں گے کہ ہم نے بھی تو ان راہوں پر قدم مارا ہے دیکھو خدا تعالیٰ نے کتنے فضل فرمائے ہیں تو یہ آسانی سے راہوں کی طرف بلانے والی بات ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس عظیم نصیحت کو بھی جماعت ہمیشہ یاد رکھے گی۔ خوشخبریاں دیں، ان سے کہیں کہ بہت اللہ تعالیٰ کی برکتیں آپ پر آنے والی ہیں اور ان کو مایوس نہ کریں۔

ترمذی ابواب الفتن میں یہ روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کر دے۔ پھر تم دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔ پس نیکیوں کی طرف بلانا اور برائیوں سے روکنا یہ امت مسلمہ کا شیوہ ہونا چاہئے۔ یہ ایسا شیوہ ہے کہ اگر اس کو ادا نہ کیا گیا تو پھر معاملہ ہاتھ سے نکل جائے گا، پھر بعد میں نیکیاں یا بعد میں پچھتاوے کسی کام نہیں آئیں گے۔

نیکیوں کی طرف بلانے میں علماء کا یہ خیال ہے یعنی وہ جاہل علماء جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ وہ سمجھتے ہیں کہ زبردستی ڈنڈے کے زور سے نیکیوں پر بلاؤ حالانکہ یہ جہالت ہے۔ قرآن کریم تو اس کا انکار کرتا ہے۔ ڈنڈے کے زور سے نیکی داخل ہو ہی نہیں سکتی دل میں۔ ناممکن ہے۔ سورۂ ھود کی تلاوت کرو وہاں یہی مضمون بار بار بیان ہوا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس نیکی کی تلقین فرما رہے ہیں وہ نصیحت کے ذریعہ، بار بار کی نصیحت کے ذریعہ نیکیوں کو دلوں میں جاگزیں کرنے کی کوشش کرو اور اگر ایسا نہیں کرو گے اور قوم کی حالت بدلنے میں تم نے کوئی حصہ نہ لیا تو پھر سخت عذاب سے دوچار کر دئے جاؤ گے پھر تمہاری دعائیں تمہارے کسی کام نہیں آئیں گی۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسلم کتاب صفۃ القیامۃ میں یہ حدیث ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ ہر جمعرات ہم میں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے آپ کو کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ہر روز وعظ کیا کریں۔ ابن مسعود نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ تمہاری اکتاہٹ کا موجب بنوں۔ اس لئے وقفہ دے کر تم میں وعظ کرتا ہوں جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وقفہ وقفہ کے بعد وعظ فرمایا کرتے تھے اس خیال سے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

تبلیغ میں یہ گر بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ ایک آدمی کے پیچھے پڑ جائیں اس طرح کہ وقت اور موقع اور محل دیکھ کر اس سے بات کیا کریں اور ہر روز ایک ہی رٹ نہ لگائے رکھیں کہ وہ اکتا کر آپ سے دور ہی ہٹ جائے۔ آپ کی دوستی کسی کام نہ آئے۔ اس لئے **موقع اور محل کی شناخت کرنا یہ داعی الی اللہ کا کام ہے**۔ اس لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ داعی الی اللہ کے ساتھ حکمت کو باندھتا ہے کہ جو بات کرو حکمت سے، غور سے کرو۔ مقصد یہ ہے کہ تمہارا شکار حاصل ہو جائے۔ اس کے لئے بھی لاکھ داؤ پیچ کرنے پڑتے ہیں۔ شکاری جانتے ہیں کہ کس طرح شکار کو پھنسانے کے لئے وہ ترکیبیں کرتے ہیں۔ پس وہ شکار تو اس لئے پھنسایا جاتا ہے کہ اسے مار دیا جائے آپ تو شکار وہ کر رہے ہیں جسے زندہ کرنا مقصود ہے۔ پس اس شکار میں بہت حکمت سے کام لیں اور ہمیشہ اس طرح بات کریں کہ اگلے شخص کے دل میں جاگزیں ہو۔

اس تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ سیر سے واپسی پر حضرت اقدس نے نواب صاحب کو خطاب کر کے فرمایا "میں سنتا رہتا ہوں کہ آپ اپنے اعزہ کو وقتاً فوقتاً تبلیغ کرتے رہتے ہیں"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت سے متاثر ہو کر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی بھی یہی عادت تھی کہ وہ اپنے اعزہ کو تبلیغ کیا کرتے تھے اور وہ کٹر شیعہ لوگ تھے ان میں تبلیغ کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا مگر اعزہ کو ڈرانے کا جو حکم آتا ہے اس پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے بڑی بے جگری سے عمل کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "یہ بہت ہی عمدہ بات ہے ہر وقت انسان کو فکر کرنی چاہئے کہ جس طرح ممکن ہو عورتوں اور مردوں کو اس امر کی اطلاع کر دیوے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اپنے قبیلہ کا شیخ اسی طرح سوال کیا جائے گا جیسے کسی قوم کا نبی۔ غرض جو موقع مل سکے اسے کھونا نہیں چاہئے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ کا حکم ہوا تو آپ نے نام بنام سب کو خدا کا پیغام پہنچایا۔ ایسے ہی میں نے کئی مرتبہ عورتوں اور مردوں کو مختلف موقعوں پر تبلیغ کی ہے اور اب بھی کبھی گھر میں وعظ سنایا کرتا ہوں۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ عورتوں کے لئے ایک قصہ کے پیرایہ میں سوال وجواب کے طور پر سارے مسائل آسان عبارت میں بیان کئے جاویں مگر مجھے اس قدر فرصت نہیں ہو سکتی۔ کوئی اور صاحب اگر لکھیں تو عورتوں کو فائدہ پہنچ جاوے"۔ (ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۵۸۴)

اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت پر عمل کرنے کا ایک حد تک اس عاجز کو بھی موقع ملا ہے اور کثرت سے عورتوں کو میں موقع دیتا ہوں کہ وہ بے تکلفی سے جو سوال ان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں وہ کیا کریں اور اس کے نتیجے میں ان کو مسائل سے واقفیت ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ عورتوں کو موقع دیا کرتے تھے کہ بے تکلفی سے بات کیا کریں، بھری مجلس میں بھی وہ اپنی گھریلو بات کر دیا کرتی تھیں اور وہ ایسی بات تھی جس سے شریعت پر روشنی پڑتی ہو۔ پس شریعت کے معاملے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کبھی ان کو ناجائز شرم کی تلقین نہیں فرمائی بلکہ ہمیشہ دلیری سے وہ بات کیا کرتی تھیں۔ ہمارے زمانے میں بھی عورتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس معاملہ میں شریعت کے معاملہ میں یہ طبعی جھجک اٹھا دی ہے اور جو پوچھنے والی بات ہو ضرور پوچھتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ منشاء بھی پورا ہو رہا ہے کہ وہ پوچھیں اور ان کو جواب دئے جائیں۔

پھر دعوت الی اللہ کے جوش کا اظہار اس طرح بھی فرماتے ہیں "ہمارے اختیار میں ہو تو ہم

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں"۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۱) ۔یہ جذبہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ پس اب تبلیغ کے جذبہ کے ساتھ گھر گھر پھریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کریں۔ ہر گھر تک پہنچیں اور یہ پیغام دیں کہ اللہ تعالیٰ نے آخرین میں جو نبی مبعوث فرمانا تھا وہ فرما دیا ہے، اب اس کی اطاعت کرو اور اس کے پیچھے لگو۔

پھر فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے چار صفات جو مقرر کی ہیں جو کہ سورۃ فاتحہ کے شروع میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان چاروں سے کام لے کر تبلیغ کی ہے۔ مثلاً پہلے رب العالمین ہے یعنی عام ربوبیت ہے تو آیت مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ پھر ایک جلوہ رحمانیت کا بھی ہے کہ آپ کے فیضان کا بدل نہیں ہے۔ ایسا ہی دوسری صفات"۔(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۸۰)۔ یہ جو تحریر ہے اس کو کھول کر سمجھانے کی ضرورت ہے۔ چار صفات سے آنحضرت ﷺ نے کیسے کام کیا۔ ربوبیت میں کسی کی تربیت کر کے اس کو اٹھا کر اونچا لے جانا ہے ۔پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس کے مربی ہوئے ان سب کو ادنیٰ حالت سے اٹھا کر اوپر لے گئے اور ربوبیت سے پالنا بھی مراد ہے۔ خدمت کرنا، جو کمزور ہیں ان کی پرورش کے سامان کرنا، ان کے رزق کا سامان کرنا، پس یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عمل سے ثابت ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو غور سے پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس ربوبیت کی صفت سے استفادہ کیسے کرنا چاہئے۔ پھر رحمانیت ہے بن مانگے دینے والا۔ بن مانگے دینے والا تو ضرورت کا خود ہی خیال کر لیتا ہے، کوئی مانگنے والا بھی نہیں ہوتا۔ تو اس طرح **جو مبلغین ہیں ان کو چاہئے کہ وہ لوگوں کی ضرورتوں کا اندازہ لگا کر ان کی جستجو میں رہیں اور بن مانگے دینے کی عادت ڈالیں۔ اس سے لوگوں کے دل بہت راضی ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ میں برکت ملتی ہے۔**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر پر فرماتے ہیں ایسی ہی دوسری صفات یعنی خدا تعالیٰ کی جو سورۃ فاتحہ میں صفات ہیں ان میں بڑی کشش ہے۔ ان کو اپنائیں۔

پھر فرماتے ہیں "اصل میں مومن کو بھی تبلیغ دین میں حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہئے۔ جہاں نرمی کا موقعہ ہو وہاں سختی اور درشتی نہ کرے اور جہاں بجز سختی کرنے کے کام ہوتا نظر نہ آوے وہاں نرمی کرنا بھی گناہ ہے"۔ ایک مصرعہ اس کے بعد لکھتے ہیں فارسی کا "گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی"۔ اگر تم نے حفظ مراتب کا خیال نہ رکھا تو زندیق ہو جاؤ گے۔ "دیکھو فرعون بظاہر کیسا سخت کافر انسان تھا مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰؑ کو یہی ہدایت ہوئی کہ قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا" کہ فرعون سے اے موسیٰ اور اس کے بھائی تم دونوں نرم کلام کرنا۔ "رسول اللہ ﷺ کے واسطے بھی قرآن شریف میں اسی قسم کا حکم ہے۔ وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا۔ مومنوں اور مسلمانوں کے واسطے نرمی اور شفقت کا حکم ہے"۔(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۲۷،۵۲۶)

یہاں بات تبلیغ کی ہو رہی ہے۔ غیروں میں تبلیغ کرنے کا ذکر چل رہا ہے مگر "مومنوں اور مسلمانوں کے واسطے نرمی اور شفقت کا حکم ہے" بیچ میں آیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مومنوں پر تو بے انتہا شفیق ہوتے تھے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یعنی خدا تعالیٰ کی صفات جو ہیں رؤف اور رحیم کی وہ آپ کے مومنوں سے سلوک میں تھیں لیکن غیروں کے لئے بھی آپ جھک جایا کرتے تھے، ان کے لئے آپ کا دل نرم ہوا کرتا تھا۔ پس اس حوالے کو غلط سمجھتے ہوئے یہ نہ سمجھیں کہ صرف مومنوں سے حسن سلوک کرنا ہے آپ نے غیروں کے سامنے بھی جھکنا ہے۔

اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک حوالہ یہ دیتے ہیں "آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ" کہ جہاں تک کفار اور منافقین کا تعلق ہے وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ، ان سے سختی کر۔ اب یہاں آیت کے ترجمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سختی کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا ہے "صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حفظ مراتب کا لحاظ رکھا ہے"۔ ہاں آخر پر فرماتے ہیں "کفار میں سے بعض میں مادہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ ان کو سختی کی ضرورت ہوتی ہے جس طرح بعض بیماریوں یا زخموں میں ایک حکیم حاذق کو چیرا پھاڑی اور عمل جراحی سے کام لینا پڑتا ہے"۔(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۲۷،۵۲۶)

اس سختی سے مراد یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی تبلیغ میں بعض دفعہ دشمن جب حد سے بڑھ جاتا تھا تو اس پر جراحی کا عمل کر کے دکھاتے تھے۔ خصوصیت سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں عیسائیوں نے حد سے زیادہ گستاخیاں کیں تو آپ نے پھر ان پر یہ جراحی کا عمل کر کے دکھایا کہ جب یسوع کو تم رسول اللہ ﷺ سے افضل سمجھتے ہو اس کا اپنا یہ حال تھا اور اسکے اقرار کے مطابق وہ یہ تھا اور وہ تھا۔ تو وہاں مسیح نہیں فرمایا بلکہ یسوع فرمایا ہے۔ بائبل میں حضرت مسیح کا جو نام لیا گیا ہے جس سے وہ اپنی کمزوریوں اور اپنی نانی دادیوں کی کمزوریوں کا ذکر کرتے ہیں وہ یسوع کا ذکر ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بائبل ہی کے حوالے سے ان کمزوریوں کو ظاہر کیا اور یہ سختی کا مقام ہے اس کو چیرا پھاڑی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ کا دل نرم ہونے کے باوجود آپ بعض باتوں میں دشمن کو سمجھانا چاہتے تھے کہ دیکھو تم ہمارے محبوب رسول اللہ پر اس قسم کے ظلم نہ کرو، انہوں نے تم پر احسان کیا ہے۔ وہ نہ ہوتے تو ہم تمہارے لوگوں کو کبھی بھی نہ مانتے، تمہارے بزرگوں کی کوئی پرواہ نہ کرتے۔ یہ خاتم النبیین ہی کا احسان ہے کہ اس نے دنیا کے سب نبیوں کو ماننے پر مجبور کر دیا ہے اور اس احسان کا بدلہ تم اس ظلم سے دیتے ہو۔ پس ان کی چیرا پھاڑی اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے تاکہ ایک دفعہ دل ان کا ہلے اور ان کو سمجھ آئے کہ دوسروں کو تکلیف دینے سے کیا نقصان پہنچتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی تعلق میں ایک واقعہ اپنا لکھتے ہیں "ایک شخص علیگڑھی غالباً تحصیلدار تھا۔ میں نے اس کو کچھ نصیحت کی وہ مجھ سے ٹھٹھا کرنے لگا۔ میں نے دل میں کہا میں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا۔ آخر باتیں کرتے کرتے اس پر وہ وقت آ گیا کہ یا تو وہ مجھ سے تمسخر کر رہا تھا یا چیخیں مار مار کر رونے لگا"۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سوال وجواب کے دوران پہچان لیا اور اس کو سمجھ آ گیا کہ جو میں نے تمسخر پہلے کیا تھا اتنا ظلم کیا تھا اپنی جان پر۔ پس "بعض اوقات سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے شقی ہے"۔ تو آپ کو تبلیغ میں بھی ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے گا جو بظاہر بدبخت اور شقی نظر آتے ہیں لیکن اگر حکمت سے آپ بات کرتے رہیں، نرمی سے بات کرتے رہیں تو بعض پتھروں سے بھی چشمے پھوٹ پڑتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ پس ان سخت دلوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے چشمے پھوٹ پڑیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں "یاد رکھو ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے"۔ ہر تالے کے لئے ایک چابی ہے۔ "بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے"۔ تمہاری بات میں جو چابی ہے وہ تمہارے دل کی نرمی اور بات کرنے کا طریقہ ہے۔ "جس طرح دواؤں کی نسبت میں نے ابھی کہا ہے کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے لئے مفید ہے ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنے والے کو چاہئے کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔ انہیں کسی موقعہ پر، کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنی چاہئے"۔

(ملفوظات جلد پنجم، جدید ایڈیشن صفحہ ۴۴۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں عوام، متوسط درجہ کے، امراء۔ عوام ایک قسم کے، متوسط درجہ کے آدمی دوسری قسم اور امراء تیسری قسم۔ "عوام عموماً کم فہم ہوتے ہیں۔ ان کی سمجھ موٹی ہوتی ہے اس لئے ان کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے"۔ وہ اپنے مولویوں کی طرف جھکتے ہیں، اپنے بڑوں کی طرف جاتے ہیں، ان کو چھوڑ کر باتیں ان کو سمجھ آ جائیں یہ مشکل کام ہے۔ فرمایا ان پر جتنا وقت لگاؤ کوئی حرج نہیں۔ ان کو پیار اور محبت سے سمجھاتے رہو بالآخر وہ تمہارے ہو جائیں گے اور اپنے غلط راہنماؤں کو ترک کر دیں گے۔

"امراء کے لئے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور ان کا تکبر اور تعلّی اور بھی سدّ راہ ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہئے کہ وہ ان کے طرز کے موافق ان سے کلام کرے یعنی مختصر مگر پورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو۔ قَلَّ وَدَلَّ"۔ تھوڑا ہو مگر بہت عمدہ دلالت کرنے والا ہو۔ "مگر عوام کو تبلیغ کرنے کے لئے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہئے۔ رہے اوسط درجہ کے لوگ۔ زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے کہ ان کو تبلیغ کی جائے"۔ جو نہ عوام الناس سے تعلق رکھتے ہیں نہ امراء سے تعلق رکھتے ہیں۔ "وہ بات کو سمجھ سکتے ہیں تعلیم یافتہ بھی اکثر متوسط درجہ کے لوگ ہیں" اور اگر تعلیم یافتہ نہ بھی ہوں تو اپنے معاشرے میں جو متوسط درجہ کے لوگ ہیں ان کے اندر بھی بات سمجھنے کی اور بات سننے کی عادت ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں "ان کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے اس لئے ان کو سمجھانا بہت مشکل نہیں ہوتا"۔(ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۱۶۲،۱۶۱)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شہزادہ محمد ابراہیم خان صاحب نے سوال

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

کیاکہ آپ بجائے اس کے کہ قادیان میں ہمیشہ قیام رکھیں دورہ کر کے پنجاب اور ہندوستان کے مختلف شہروں مین اگر پھر کر وعظ و تبلیغ کاکام کریں توزیادہ مفید ہو گا۔اب انہوں نے پتہ نہیں کیسے جرأت کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بات سمجھانے کی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو برانہ منایابلکہ تفصیل سے اس کاجواب دیاہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام توایک زمانے میں سارے ہندوستان کادورہ کرتے رہے ہیں اور پھر پھر کر لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں تو شہزادہ صاحب کو پتہ نہیں کیوں خیال نہیں آیااس بات کا مگر بہر حال انہوں نے جب سوال کیاتو اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ تبلیغ کے وسائل ہر زمانے میں مناسب وقت اور مناسب حال الگ الگ ہوتے ہیں۔اس زمانے کی آزادی اگرچہ عمدہ چیز ہے مگر ساتھ ہی اس میں بعض نقائص بھی ہیں۔ آپ نے جو طریق فرمایاہے میں نے اس طریقِ تبلیغ کو بھی استعمال کیاہے اور بعض مقامات میں اس غرض کے لئے سفر بھی کئے ہیں مگراس میں تجربہ سے دیکھاہے کہ اصل مقصد کماحقہ حاصل نہیں ہو سکتا۔دوران تقریر میں بعض لوگ بول اٹھتے ہیں۔دوچار گالیاں بھی سنادیتے ہیں اور شوروغوغاکر کے بدنظمی کاباعث ہو جاتے ہیں۔اسی لاہور میں ایک دفعہ حالانکہ خود ہمارااپنامکان تھااور پولیس وغیرہ کا بھی انتظام تھا مگر ایک شخص دوران تقریر میں عین بھری مجلس میں کھڑا ہوااور منہ پر کھڑے ہو کر گالیاں سنائیں۔ میاں محمد خان صاحب مرحوم جو کہ ہمارے بڑے مخلص اور محبت کرنے والے تھے ان کو جوش آگیا مگر ہم نے ان کو بند کر دیاکہ ہمارے اخلاق کے یہ امر برخلاف ہے کہ اسی قسم کا سختی کاپہلو اختیار کیاجاوے۔ غرض لاہور میں،امرتسر میں،دہلی میں،سیالکوٹ وغیرہ میں ہم نے اچھی طرح آزما لیاہے کہ یہ نسخہ فتنہ سے خالی نہیں اور اس میں شر کااندیشہ زیادہ ہے۔چنانچہ امرتسر میں، ہمیں پتھر مارے گئے اور ایک پتھر ہمارے لڑکے کے بھی لگا۔ بعض دوستوں کو جوتیاں بھی لگیں۔ لَایُلْدَغُ الْمُؤمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ"۔ایک سوراخ سے مومن دودفعہ نہیں ڈساجاتا"پس آزمودہ نسخے کوہم دوبارہ کیسے آزماسکتے ہیں"۔

پھر فرمایا"دوسرا بڑانقص یہ ہے کہ زبانی گفتگو میں نقل کرنے والے جوان کادل چاہے کرلیں اور چاہیں تورائی کاپہاڑ بنالیں۔ قلم ان کے ہاتھ میں ہے پھر بعض شریرالنفس لوگ ایسے بھی ہوتے ہین کہ دو گھنٹے تک ان کو سمجھایا جاتاہے مگرچونکہ ان زبانی تقریروں میں انسان کو سوچنے کا بہت کم موقع ملتاہے اور زبانی تقریریں صرف آنی اور فوری ہوتی ہیں"۔ یعنی فوری طور پر ایک سوال ہوتاہے اس کاجواب دیناپڑتاہے اس فوری کیفیت کااثر دیرپا نہیں ہوتااس واسطے مجبوراًاس راہ سے اجتناب کرناپڑااور سلسلۂ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور سے ستر پچھتر کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق وباطل میں فیصلہ کرنے کاذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔

ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کاجمع کر دیاہے اور جہاں تک ممکن تھاان کی اشاعت بھی کی گئی ہے اور دوست اور دشمنوں نے ان کو پڑھا بھی ہے۔زبانی تقریر کاعرصہ کم ہوتاہے ۔انسان کواس میں تدبیر کرنے کاموقع ہی نہیں ملتابلکہ بعض جوشیلی طبیعت کے آدمیوں کو سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملتاکیونکہ وہ تواپنے خیالات کے خلاف سنتے ہی آگ ہو جاتے ہیں اور ان کے منہ میں جھاگ آنے لگ جاتاہے برخلاف اس کے کتاب کو انسان ایک الگ حجرے میں لے کر بیٹھ جاوے تو تدبر کابھی موقع ملتاہے اور چونکہ اس وقت مدمقابل کوئی نہیں ہوتااس واسطے خالی الذہن ہو کر سوچنے کااچھاموقع ملتاہے۔ مگر بایں ہمہ ہم نے دوسرے پہلو کو بھی ہاتھ سے نہیں دیااور اس غرض کے واسطے مختلف شہروں میں گئے، تبلیغ کی۔ بعض مقامات میں توہماراانیٹ پتھروں سے بھی مقابلہ کیا گیاہے۔ابھی آپ کے نزدیک تبلیغ نہیں کی گئی"۔(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۷۸،۵۷۹)

توحضرت شہزادہ صاحب تھے توعاشق مگر بات ایسی کی تھی جس پہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت میں رنج پیدا ہوا مگر بڑے پیار اور تحمل سے ان کو سمجھایا۔

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔پیزا(PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواھشمند حضرات بذریعہ
ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کرسکتے ھیں

آج ھی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

اس ضمن میں آپ سے عرض کرناچاہتاہوں کہ داعیین الی اللہ کے لئے بھی ہم نے بہت لٹریچر تیار کیاہے اور حسب حالات جس جس ملک میں جس قسم کے اعتراضات احمدیت پر کئے جاتے ہیں ان اعتراضات کاجواب دیاگیاہے۔ کیسٹس کے ذریعہ بھی ہم نے داعیین الی اللہ کی جھولی دفاعی ہتھیاروں سے بھردی ہے۔وہ جہاں جاتے ہیں کیسٹ سناکر بھی ان سے کام لیتے ہیں اور جیساکہ میں نے عرض کیاہے کتابیں،لٹریچروغیرہ تقسیم کر کے بھی وہ بڑی کثرت سے اس سے کام لے رہے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغ کے جتنے رستے بتائے تھے ان سب پر ہم آج خدا کے فضل سے عمل پیرا ہیں۔ اور میں امید رکھتاہوں کہ ان کے عظیم الشان نتیجے انشاء اللہ ظاہر ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں"خداتعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کردئے ہیں چنانچہ مطبع کے سامان،کاغذ کی کثرت،ڈاکخانوں، تار،ریل اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کُل دنیاایک شہر کاحکم رکھتی ہے"۔

اور جیساکہ میں پہلے بھی عرض کرچکاہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ہوائی جہاز بھی ایجاد ہوچکا تھااور انسان نے اڑنا بھی سیکھ لیاتھا۔پس صرف دخانی جہازوں کے ذریعہ نہیں بلکہ آپ کے زمانے ہی میں ہوائی جہاز کے ذریعہ بھی پیغام پہنچانے کاانتظام خداتعالیٰ نے کردیاتھا ۔پھر کیسٹس کاجہاں تک تعلق ہے اس کابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمادیاہے ان معنوں میں کہ اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کاکام لے سکتے ہیں۔فونوگراف بھی کیسٹ کی آغاز کی ایک ابتدائی شکل ہے توحضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جتنی ایجادات ہوئی ہیں وہ ساری جماعت کے پاس اس وقت ہتھیاروں کی صورت میں، دفاعی ہتھیاروں کی صورت میں،روحانی ہتھیاروں کی صورت میں جمع ہیں۔اور ایک بھی ایسی ایجاد نہیں جو ہمارے زمانے میں ہوئی ہو اور مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں نہ ہوئی ہو۔

"فونوگراف سے بھی تبلیغ کاکام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتاہے۔اخباروں اور رسالوں کااجراء،غرض اس قدر سامان تبلیغ کے جمع ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانے میں ہم کو نہیں ملتی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت کی اغراض میں سے ایک تکمیل دین بھی تھی جس کے لئے فرمایاگیا تھااَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ۔اب اس تکمیل میں دوخوبیاں تھیں۔ایک تکمیل ہدایت اور دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت کا زمانہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کاپہلا زمانہ تھااور تکمیل اشاعت ہدایت کازمانہ آپ کا دوسرازمانہ ہے جبکہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ(سورۃ الجمعہ) کاوقت آنے والاہے اور وہ اب ہے یعنی میرازمانہ،یعنی مسیح موعود کازمانہ۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت ہدایت کے زمانوں کو بھی اس طرح پر ملایاہے اور یہ بھی عظیم الشان جمع ہے اور پھریہ بھی وعدہ ہے کہ سارے ادیان کوجمع کیاجائے گااور ایک دین کوغالب کیاجائے گا۔یہ بھی مسیح موعودؑ کے وقت کی ایک جمع ہے کیونکہ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ مفسروں نے مان لیاہے کہ مسیح موعود کے وقت میں ہی ہوگا"۔(ملفوظات جلد دوم، جدید ایڈیشن صفحہ ۴۹،۵۰)

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے واقفین کی تحریک کاان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں جیساکہ میں نے عرض کیاہے کوئی بات بھی ایسی نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خودنہ کردی ہو،ہم توہی چراغ لے کر آگے بڑھ رہے ہیں جو چراغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ہاتھوں میں تھمایاتھا۔ آپؑ اپنی اس خواہش کااظہار کرتے ہیں"ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کردیں"۔اب دیکھو کس کثرت سے واقفین پیدا ہوئے ہیں اور پھر وقفِ نو کے ذریعہ سے یہ سلسلہ اور بھی پھیل گیاہے۔

"آنحضرت ﷺ کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایاکرتے تھے"۔اب افریقہ وغیرہ اور اسی طرح دور دراز ممالک میں خداتعالیٰ کے فضل سے احمدی مبلغ جاتے ہیں تو یہ وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیشگوئی ہے جو اس رنگ میں پوری ہو رہی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں"یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتاہے کہ وہاں بھی صحابہ (رضوان اللہ علیہم) میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا"۔اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کایہ خیال سوفیصد درست ہے کیونکہ ابھی بھی وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ کی قبریں ہیں جنہوں نے تبلیغ کے ذریعے چین کو پیغام پہنچایاتھا۔اس لئے وہ لوگ جو تلوار کے جہاد کاالزام اسلام پر لگاتے ہیں کون سی تلوار لے کر گئے تھے وہ صحابہ جنہوں نے چین میں کروڑوں کو مسلمان بنالیا۔وہ یہی طریق تھاکہ انہوں نے پیار اور محبت سے، حکمت سے ان کو تبلیغ کی اور پھرانہوں نے آگے تبلیغ کی۔ ورنہ چند صحابہ کی طاقت میں نہیں تھاکہ کروڑوں کو پیغام پہنچاسکتے۔انہوں نے بات سنی اور آگے پہنچائی،بات سنی اور آگے پہنچائی،جوحاضر تھااس نے غائب تک بات پہنچائی اس طرح یہ سلسلہ پھیلتاچلاگیا۔

پھر فرماتے ہیں"اگراس طرح بیس یاتیس آدمی متفرق مقامات میں چلے جاویں توبہت جلد تبلیغ ہوسکتی ہے"۔اب ۲۰،۳۰ کی خواہش رکھنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے، خداتعالیٰ

نے کتنا دیا۔ اب بیس کیوں، ہزاروں واقفین ہو گئے اور دور دراز کے سفر کر کے وہ وہاں پہنچتے اور تبلیغ کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ قناعت کی ضرورت ہے۔ "جب تک ایسے آدمی ہمارے منشاء کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے"۔ (ملفوظات جلد پنجم، جدید ایڈیشن۔ صفحہ ۶۸۲)۔ اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریک کی متابعت، اس کی غلامی میں بڑے بڑے قناعت شعار احمدی مبلغین پہلے بھی پیدا ہوئے تھے، اب بھی ہوئے ہیں۔ انہوں نے سوکھی روٹی اور مرچوں سے گزارا کیا لیکن تبلیغ کی راہ میں کوئی روک نہیں آنے دی۔ بہت عظیم الشان خدمتیں کی گئی ہیں جس کا سارا افریقہ گواہ ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ تبلیغ کا سلسلہ تو اب پھیلے گا ہی، روکا نہیں جا سکتا، ناممکن ہے۔ دشمن جو بھی دیوار کھڑی کرے گا احمدیت اس دیوار کو پھلانگتے ہوئے آگے نکل جائے گی اور انشاء اللہ دن بہ دن جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قانع خدام کے ذریعہ، عاشقان دین کے ذریعہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں درختوں کے پتوں پر گزارہ کرتے ہوئے بھی اسلام کے پیغام کو آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اللہ کرے کہ وہ دن جلد آئیں اور ہم اس سال دگنا ہونے کا نظارہ پھر دیکھ لیں کہ جہاں ایک کروڑ احمدی پچھلے سال عطا ہوئے تھے وہاں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو کروڑ احمدی عطا ہوں۔ انشاء اللہ

۞۞۞......۞۞۞......۞۞۞

بقیہ: درس القرآن از صفحہ نمبر ۲

بقیہ: درس القرآن از صفحہ نمبر ۲

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا............الخ"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں "اللہ کی راہ میں شبہات نکالتے ہیں۔ چاہتے ہیں اس راستہ کے لئے کوئی ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے"۔ (ضمیمہ اخبار البدر قادیان ۲۳/ستمبر ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

آیت نمبر ۴۷:" وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ............الخ"۔ اَلْاَعْرَاف کے بارہ میں حضرت امام راغبؒ فرماتے ہیں "عَرَّفَهٗ، کسی چیز کو خوشبودار کر دیا۔ اَلْعُرْفُ، وہ نیک بات جس کی اچھائی کو سب تسلیم کرتے ہیں۔ اَلْاَعْرَافُ وہ دیوار جو جنت اور دوزخ کے درمیان حائل ہو گی۔ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ سمجھنا چاہئے کہ جنت و جہنم کے درمیان کوئی دیوار یا حجاب مادی صورت میں نہیں ہونگے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کے درمیان ایسا فاصلہ ہے جو پاٹا نہیں جائے گا۔

وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ کے متعلق علامہ رازی لکھتے ہیں کہ "بعض نے اہل جنت اور اہل نار کی پہچان مراد لی ہے کہ نشانوں سے وہ پہچانے جائیں گے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جہاں تک درجات کی بلندی کا تعلق ہے اس بارہ میں امام رازی لکھتے ہیں کہ "......جس طرح حدیث نبوی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا بلند درجات پر فائز جنتی نچلے درجات والوں کو ایسے نظر آئیں گے جس طرح تم آسمان کے افق پر روشن ستارہ دیکھتے ہو اور ابو بکرؓ اور عمرؓ انہی میں سے ہیں"۔ اور حقیقت یہی ہے کہ اصحاب اعراف سے مراد اشراف ہیں جو روز قیامت اللہ تعالیٰ کے مقربین ہونے کی وجہ سے اعراف یعنی مقامات رفیعہ اور درجات عالیہ پر متمکن ہونگے اور وہ اہل جنت اور اہل دوزخ کا نظارہ کر رہے ہونگے"۔

آیت نمبر ۵۲:"اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا............الخ"۔ حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ "اس آیت میں ایک عجیب نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے کافر قرار دیا پھر ان کا حال بیان فرمایا کہ وہ دین کو پہلے لَهْوًا اور پھر لَعِبًا سمجھتے ہیں اور ان کو دنیوی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا۔ نتیجۃً انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا۔ دلیل ہے اس بات کی کہ دنیا کی محبت ہر آفت کی ابتداء ہے جیسے حدیث نبویؐ ہے حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ کہ دنیا کی محبت ہر بدی کا پیش خیمہ ہے اس لئے دنیا کی محبت نے انہیں کفر و ضلال میں مبتلا کر دیا"۔

آیت نمبر ۵۳:" وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ............الخ"۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "وہ (قرآن کریم) مفصل کتاب ہے۔ یہ عظمتیں اور خوبیاں کہ جو قرآن کریم کی نسبت بیان فرمائی گئی ہیں احادیث کی نسبت ایسی تعریفوں کا کہاں ذکر ہے؟ پس میرا مذہب "فرقہ ضآلہ نیچریہ" کی طرح یہ نہیں ہے کہ میں عقل کو مقدم رکھ کر قال اللہ و قال الرسول پر نکتہ چینی کروں۔ ایسے نکتہ چینی کرنے والوں کو ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ بلکہ میں جو کچھ آنحضرتؐ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہم کو پہنچایا ہے اس سب پر ایمان لاتا ہوں۔ صرف عاجزی اور انکسار کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ قرآن کریم ہر ایک وجہ سے احادیث پر مقدم ہے اور احادیث کی صحت و عدم پر کھنے کے لئے وہ محک ہے اور مجھ کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی اشاعت کے لئے مامور کیا ہے تا میں جو ٹھیک ٹھیک منشا قرآن کریم کا ہے لوگوں پر ظاہر کروں"۔ (الحق لدھیانہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۲۹، ۳۰)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہاں جو فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر حدیث قرآن سے ٹکرائے تو اس کی دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ تم اسے سمجھے ہی نہیں۔ اس صورت میں اسے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دوسرے یہ کہ یہ حدیث ہی غلط ہے کیونکہ یہ قرآن کے خلاف نہیں ہو سکتیں۔ اگر یہ قرآن سے ٹکراتی ہوں تو پھر انہیں رد کر دینا چاہئے۔

☆......☆......☆......☆......☆

درس قرآن کریم ۵/جنوری ۲۰۰۰ء۔ (سورۃ الاعراف آیت ۵۴ تا ۸۹)

آیت نمبر ۵۴:" هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ .... الخ"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں "اسی طرح تاویل کے معنی لوگ "ہیر پھیر کر اپنے مطلب کے مطابق بنا لینے" کے کرتے ہیں مگر قرآن کریم میں انجام، حقیقت، اصلیت کے معنی ہیں۔ چنانچہ سورۃ یوسف میں ہے 'هٰذَا تَاْوِيْلُ رُؤْيَايَ' (یوسف:۱۰۱)۔ ایک اور جگہ فرمایا 'وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ' (آل عمران:۸) یعنی اس کی حقیقت کو"۔

(ضمیمہ البدر قادیان ۲۳/ستمبر ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

آیت نمبر ۵۵:"اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ...... ......الخ"۔ علامہ شہاب الدین آلوسی فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ سے مراد "چھ ہزار سال" لیتے ہیں۔ فرماتے ہیں "کیونکہ تمہارے ربّ کے ہاں ایک یوم تمہاری گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے اور یہ چھ ہزار سال آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر نبی کریمؐ کے زمانہ تک ہیں اور در حقیقت یہ مخفی دور کی ابتداء سے ظہور کی ابتداء تک ہے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آدمؑ سے لے کر چھ ہزار سال تک کا جو علامہ آلوسی نے کہا ہے یہ دراصل پرانے علماء کا خیال تھا کہ یہ دور آدم سے شروع ہوا ہے لیکن یہ اب حقائق کے خلاف ہے کیونکہ آدمؑ سے قبل بھی زندگی کا ثبوت مل چکا ہے۔

حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں "فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ وقتوں میں، بارہ گھنٹے کا دن مراد نہیں۔ اس کی تفسیر ہمارے حضرت صاحب نے (یعنی حضرت مسیح موعودؑ۔ مرتب) نے خوب لکھی ہے۔ ہر چیز کی تکمیل چھ مراتب کے طے کرنے کے بعد ہوتی ہے۔ مثلاً انسان پہلے نطفة، پھر علقة، پھر مضغة، پھر لحما، پھر کسونا العظام لحماً، ثم انشاناه خلقا اخر (المومنون:۱۵)"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "تمہارا خدا وہ خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور پھر عرش پر قرار پکڑا یعنی اوّل اس نے اس دنیا کے تمام اجرام سماوی و ارضی کو پیدا کیا اور چھ دن میں سب کو بنایا۔ (چھ سے مراد ایک بڑا زمانہ ہے) اور پھر عرش پر قرار پکڑا یعنی تنزہ کے مقام کو اختیار کیا"۔

روح المعانی میں علامہ آلوسی 'ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ' کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ اس میں عرش سے مراد قلب محمدؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنی مکمل تجلی کے ساتھ ظاہر ہوا۔ ایسی تجلی جو کہ اللہ کے نام سے تمام صفات کی جامع تجلی ہے"۔

"حَثِيْثًا" کے بارہ میں حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں "لگاتار، مثلاً یہاں رات آتی ہے تو دوسرے بالمقابل بلاد میں صبح کی تیاری ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ ظلمت کے بعد نور۔ فترت کے بعد نبوت کا وقت آتا ہے"۔ (ضمیمہ اخبار البدر قادیان ۲۳/ستمبر ۱۹۰۹ء)

"عرش" کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "قرآن شریف میں لفظ عرش کا جہاں جہاں استعمال ہوا ہے اس سے مراد خدا کی عظمت اور جبروت اور بلندی ہے۔ اسی وجہ سے اس کو مخلوق چیزوں میں داخل نہیں کیا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کے مظہر چار ہیں......... عرش کا کلمہ خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے آتا ہے کیونکہ وہ سب اونچوں سے زیادہ اونچا اور جلال رکھتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ کسی انسان کی طرح کسی تخت کا محتاج ہے۔ خود قرآن میں ہے کہ ہر ایک چیز کو اس نے تھاما ہوا ہے اور وہ قیوم ہے جس کو کسی چیز کا سہارا نہیں"۔ (الاستفتاء، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباس کا خلاصہ دیا گیا ہے جس میں خَلْق اور اَمْر کے بارہ میں بہت لطیف نکتہ بیان ہوا ہے۔ تحریر ہے "حضرت مسیح موعودؑ اس سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب خَلْق اور اَمْر بالمقابل ہوں تو خَلْق کے معنی مادہ سے پیدا کرنے اور اَمْر کے معنی بغیر مادہ کے پیدا کرنے کے ہوتے ہیں ورنہ خَلْق کا لفظ دونوں مفہوموں کے لئے بھی بولا جا سکتا ہے"۔

حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں "اُدْعُوْا، تمام صفات کو بیان فرما کر دعا کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس زمانہ میں تمہارے لئے دعا کا میدان وسیع اور خالی ہے۔ (۱) بعض خدا کے منکر ہیں۔ (۲) بعض خدا کو مانتے ہیں مگر اس کے متصرف ہونے کے قائل نہیں۔ (۳) بعض دعا کے قائل ہیں مگر اسباب پرستی میں منہمک ہیں۔ پس تم کامل امید، کامل یقین، کامل مجاہدہ سے دعا میں لگے رہو اور دعاؤں میں لفظ رَبّ کا بہت استعمال کرو"۔

(ضمیمہ اخبار البدر قادیان مورخہ ۲۳/ستمبر ۱۹۰۹ء)

آیت نمبر ۵۸:" وَهُوَالَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ............الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس آیت کے مضمون میں بہت گہرائی پائی جاتی ہے۔ سمندر سے پانی لے کر ہوائیں بلندیوں پر جاتی ہیں تو پھر یہ بادل برستا ہے۔ اس مضمون کی گہرائی کے بارہ میں میں پہلے کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں۔ اس لئے دہرانے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ جب ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں تو سب کو پتہ چل جاتا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کی رحمت برسے گی اور کھیتیاں اور پھل اگیں گے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ یہی حال انبیاء کی آمد کے وقت ہوتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں "خدائے تعالیٰ وہ ذات کریم و رحیم ہے جس کا قدیم سے یہ قانون قدرت ہے کہ وہ ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے یعنی بارش سے پہلے چلاتا ہے یہاں تک کہ جب ہوائیں بھاری بدلیوں کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم کسی مردہ شہر کی طرف یعنی جس ضلع میں بباعث امساک باراں زمین مردہ کی طرح خشک ہو گئی ہو، ان ہواؤں کو ہانک دیتے ہیں۔ پھر اس سے پانی اتارتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے قسم قسم کے میوے پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح روحانی مردوں کو موت کے گڑھے سے نکالا کرتے

ہیں۔اور یہ مثال اس لئے بیان کی گئی تاکہ تم دھیان کرو اور اس بات کو سمجھ جاؤ کہ جیسا کہ ہم امساک باراں کی شدت کے وقت مردہ زمین کو زندہ کر دیا کرتے ہیں، ایسا ہی ہمارا قاعدہ ہے کہ جب سخت درجہ پر گمراہی پھیل جاتی ہے اور دل جو زمین سے مشابہ ہیں، مر جاتے ہیں تو ہم ان میں زندگی کی روح ڈال دیتے ہیں"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۸، ۶۳۰)

آیت نمبر ۵۹:" وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهٖ.......... الخ"۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "قرآن شریف نے انبیاء و رسل کی بعثت کی مثال مینہ سے دی ہے۔ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهٖ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا۔ یہ تمثیل اسلام کی ہے۔ جب کوئی رسول آتا ہے تو انسانی فطرتوں کے سارے خواص ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ان کے ظہور کا یہ خاصہ اور علامات ہیں کہ مخلص سعید الفطرت اور مستعد طبیعت کے لوگ اپنے اخلاص اور ارادت میں ترقی کرتے ہیں اور شریر شرارت میں بڑھ جاتے ہیں"۔(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۸۔ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

آیت نمبر ۶۵:" فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ.......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ علامہ زمخشری نے الکشاف میں لکھا ہے کہ "بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی میں ۴۰ مرد اور ۴۰ عورتیں تھیں"۔ مختلف مفسرین نے اندازے پیش کئے ہیں کہ حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی میں کتنے لوگ سوار ہوئے تھے لیکن یہ سب فرضی قصے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنے تھے۔

آیت نمبر ۶۶:" وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا.......... الخ"۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "عاد بلاد عرب کی قوموں میں سے ایک قوم تھی۔ یہ لوگ عرب میں ایک زمانہ میں بڑے صاحب حکومت تھے۔ ان کی حکومت عرب کے تمام سرسبز علاقوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور یہ ان پر قابض و حاکم رہی خصوصاً یمن، شام اور عراق وغیرہ ان کی حکومت میں داخل تھے۔ اس حکومت کے آثار اب بھی نکلتے ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جن قوموں کا قرآن کریم میں ذکر ہے، یہ امر واقعہ ہے کہ ان کے آثار نکلتے آتے ہیں جن سے ان کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن یہ کام زیادہ تر غیر مسلم اقوام ہی کر رہی ہیں۔ میں نے احمدی نوجوانوں کو کہا ہے کہ آثار قدیمہ کے بارہ میں ان قوموں کے آثار کی دریافت میں پیش پیش ہوں۔ اس میں پیشرفت شروع بھی ہو چکی ہے۔ جب غیر مسلم اقوام تحقیق کرتی ہیں تو وہ صرف ایسے امور کو پیش کرتی ہیں جو ان کے مطلب کے اور ان کے حق میں جاتے ہیں۔ جب احمدی ایسے امور کو پیش کریں گے تو خدا تعالیٰ کی ہستی کے دلائل مہیا کریں گے۔

آیت نمبر ۷۰:" اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ ....الخ"۔ بَسْطَةً کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اس کے متعلق عجیب و غریب روایات اور فرضی کہانیاں مفسرین اور علماء نے بنا رکھی ہیں۔ بعض نے قرآن میں انہیں داخل کرنے کی کوشش کی ہے جو انتہائی مضحکہ خیز ہیں مثلاً مفسرین کہتے ہیں کہ دو بڑے بڑے قد آور آدمی تھے۔ عوج بن عنق ان ہی میں سے تھا۔ اس کا قد اتنا بڑا تھا کہ سمندر سے مچھلیاں پکڑ کر سورج کے سامنے کر کے ان کو بھون کر کھا جاتا تھا۔ جب موسیٰ نے اسے مارا تو آپؑ پہاڑ پر چڑھے۔ سوٹا جو ستر گز لمبا تھا، ہاتھ میں لیا۔ خود بھی ستر گز اونچے تھے۔ اور پھر ہوا میں ستر گز چھلانگ لگا کر کودے اور اسے وہ عصا مارا تو وہ اس کے ٹخنے کے نیچے لگا۔

آیت نمبر ۷۴:" وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا.......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اونٹنی کو اس زمانہ میں ایک نشان (Symbol) بنایا گیا کیونکہ صالحؑ اس پر سوار ہو کر دور دور تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچایا کرتے تھے۔ تو جب انہوں نے اونٹنی پر ہاتھ ڈالا تو گویا نَاقَةُ اللّٰهِ پر ہاتھ ڈالا۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صالحؑ کی ساری قوم کونچیں کاٹنے میں شامل نہیں تھی گو ان کی تعداد بڑی تھوڑی تھی جنہوں نے یہ حرکت کی لیکن باقی ساری قوم خاموشی کی وجہ سے گویا ان کے ساتھ تھی اور ان کی تائید کر رہی تھی اس لئے ان سب پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔ اس زمانہ میں بھی یہی ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت کی جن کتب کو ضبط کیا جا رہا ہے یہ بھی گویا نَاقَةُ اللّٰهِ پر ہاتھ ڈالے جانے کے مترادف ہے۔ اس لئے ان کا بھی وہی حال ہوگا۔ پاکستان میں بھی اسی قسم کے حالات ہیں۔

آیت نمبر ۷۵:" وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ.......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب بھی لوگوں نے پہاڑوں میں ایسی غاریں بنائی ہوئی ہیں جو باہر سے تو عام غار لگتی ہیں لیکن اندر محل کی طرح کمرے ہوتے ہیں اور سجایا گیا ہوتا ہے۔ باقاعدہ قالین وغیرہ بچھے ہوتے ہیں اور اندر سے بہت وسیع جگہ ہوتی ہے۔ میں نے بھی لبنان میں ایسی غاریں دیکھی ہیں۔ تو یہ باتیں انسان کی فطرت میں داخل ہیں جن کا ذکر خدا تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے۔

آیت نمبر ۷۸:"فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ.......... الخ"۔ علامہ محمود بن عمر الزمخشری فرماتے ہیں کہ "اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنے کا فعل ان سب کی رضامندی کی وجہ سے پوری ثمود قوم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اگرچہ اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنا چند آدمیوں کا فعل تھا"۔

آیت نمبر ۷۹:" فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ.......... الخ"۔ مفردات امام راغب میں اَلرَّجْفَةُ کے متعلق لکھا ہے کہ الرَّجْفُ بہت زور سے لرزنا۔ رَجَفَتِ الْاَرْضُ زمین میں زلزلہ آیا۔ بَحْرٌ رَجَّافٌ متلاطم سمندر...... اَلْاَرْجَافُ جھوٹی افواہ یا کسی کام کے ذریعہ اضطراب پھیلانا۔ محاورہ ہے اَلْاَرَاجِيْفُ مَلَاقِيْحُ الْفِتَنِ جھوٹی افواہیں، فتنوں کی جڑ ہیں"۔

علامہ فخر الدین رازیؒ اس آیت کے بارہ میں فرماتے ہیں "اس آیت کے بارہ میں ملحدین نے طعن و تشنیع کی ہے کہ قرآن کریم میں کبھی اَلرَّجْفَةُ، کبھی اَلطَّاغِيَةُ اور کبھی اَلصَّيْحَةُ کے الفاظ آئے ہیں۔ اور انہوں نے اس سے تناقض کا واجب ہونا خیال کیا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ابو مسلم کے نزدیک اَلطَّاغِيَةُ حد سے تجاوز کرنے والی چیز کا نام ہے خواہ وہ جاندار ہو یا غیر جاندار۔ اور یہاں 'ۃ' مبالغہ کی ہے۔ اور ظالم بادشاہ کو طَاغِيَة اور طاغُوت کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

اَلرَّجْفَة زمین میں زلزلہ کو کہتے ہیں اور یہ عام طریق سے ہٹ کر حرکت ہے اس لئے اَلطَّاغِيَة نام کا اس پر اطلاق غیر بعید نہیں۔ الصَّيْحَة اغلباً زلزلہ ایک زبردست خطرناک آواز کو مستلزم ہے اور الصَّاعِقَةُ غالب طور پر زلزلہ کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔ اور اسی طرح اَلزَّجْرَةُ۔ پس طعن کرنے والے کا اعتراض باطل ثابت ہوا۔(تفسیر کبیر رازی)

آیت نمبر ۸۱، ۸۲:"وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ. اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ.......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایسی بے حیائی نہیں تھی کہ صرف ایک فرد تک ہی رہتی بلکہ یہ ایسی بے حیائی تھی جس نے پھیل کر ساری قوم کو برباد کر دیا۔ نہ صرف یہ کہ وہ ایسی بے حیائی میں مبتلا تھے بلکہ دوسروں کو بھی اس پر ابھارا کرتے تھے۔

آیت نمبر ۸۲ میں اللہ تعالیٰ نے وجہ بیان فرمائی ہے کہ کیوں ان کی جڑ کاٹ دی گئی۔ وہ چونکہ مردوں کے پاس جاتے تھے اس طرح اولاد تو ہو نہیں سکتی تھی گویا وہ صحیح طریق کو چھوڑ کر ایسا طریق اختیار کر رہے تھے جس سے نسل ہی نہ چلے تو خدا تعالیٰ نے فیصلہ فرما لیا کہ انہیں ہی ختم کر دیا جائے۔

آیت نمبر ۸۳:"وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ.......... الخ"۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "لوط کی قوم نے فسق و فجور میں جبر تک نوبت پہنچائی اور جب ان کو سمجھایا گیا تو لوط اور اس کے اصحاب کی نسبت انہوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا کہ جو قرآن شریف میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ۔ یعنی ان لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو۔ یہ تو طہارت اور تقویٰ لئے پھرتے ہیں یعنی ہمارے مخالف اَور اور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں۔ پس خدا کا غضب ان ہی قوموں پر بھڑکا اور ان کو صفحہ زمین سے ناپید کر دیا"۔(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

آیت نمبر ۸۴:" فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ .... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ علامہ رازی اس جگہ اَهْلَهٗ کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ "یہ بھی ممکن ہے کہ اَهْلَهٗ سے مراد آپ کے وہ انصار اور متبعین ہوں جنہوں نے آپ کا دین قبول کر لیا تھا۔ اور یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ اَهْلَهٗ سے مراد نسبی لحاظ سے آپ سے تعلق رکھنے والے ہوں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ درست ہے۔ اس سے یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ مراد روحانی متبعین ہوں۔

آیت نمبر ۸۵:"وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا.......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آتش فشاں کے پھٹنے سے جو بارش برسی ہے اسے مَطَرًا کہا گیا ہے یعنی ایک قسم کی بارش۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے "اس سے مراد بارش نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ زمین زلزلہ کی وجہ سے اوپر اُڑ گئی۔ اور پھر واپس آ کر ان پر گر گئی۔ گویا آتش فشاں پہاڑ کا نقشہ تھا ورنہ اوپر سے پتھر برسنا سنت اللہ سے ثابت نہیں۔ البتہ آتش فشاں پہاڑوں سے لاوا اڑ کر کئی کئی میل تک پتھر اڑ کر واپس آ کر گرتے ہیں۔ یہ قوم پہاڑی علاقہ میں رہتی تھی۔ زلزلہ سے ایسی صورت پیدا ہو گئی"۔

آیت نمبر ۸۶:" وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا .... الخ"۔ حضرت شعیبؑ نے قوم سے فرمایا کہ تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلایا کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب معمولی چیزوں میں کوتاہیاں شروع ہو جائیں تو وہ بڑی برائیوں پر منتج ہوا کرتی ہیں۔ جب لینے کے پیمانے اَور اور دینے کے اَور ہو جائیں تو وہ قوم تباہ ہو جایا کرتی ہے۔ یہی حال اب بڑی قوموں کا ہے۔

آیت نمبر ۸۹:" قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ قَرْيَتِنَآ...... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آیت اس تعلق میں خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ جب لوگ سمجھتے ہیں کہ پیغام حق پھیل کر ہی رہنا ہے اور ان کا کوئی زور نہیں چلتا تو وہ یہ دھمکیاں دیتے ہیں کہ ہم تمہیں بستی سے نکال دیں گے۔ لیکن پھر نکلنے بھی نہیں دیتے۔ چنانچہ آنحضورؐ کے ساتھ یہی کیا گیا۔ یہ دراصل اپنی شکست کی علامت ہوا کرتی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ دلائل کی رو سے بھی یہ ہم پر غالب آ چکے ہیں اور ہمارا انہیں روکنے کے لئے کوئی زور نہیں چل سکتا تو پھر وہ اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آتے ہیں۔ حضرت شعیبؑ کا یہ زبردست قول ہے کہ اس صورت میں بھی کہ ہمیں سخت ناپسند بھی ہو تو پھر بھی تم ہمیں اپنی ملت میں واپس لانا

نان —— نان —— نان

ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔
برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں

Shalimar Foods

Tel: 01420 488866 Fax: 01420 474999

چاہو گے یا بستی سے نکالنا چاہو گے ؟۔

درس قرآن کریم ۶/ جنوری ۲۰۰۰ء۔(سورۃ الاعراف آیت ۹۰ تا ۱۰۷)

آیت نمبر ۹۰:" قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِباً.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں مومنوں کے لئے بہت سے سبق ہیں۔اس سے قبل حضرت شعیب نے فرمایا تھا کہ خواہ ہم کراہت ہی کرتے ہوں تم کیسے ہمیں واپس اپنے دین میں لے جاسکتے ہو؟اس میں جبر کی کلی نفی ہے۔اب یہاں اس آیت میں شعیبؑ بہت گہری بات فرماتے ہیں کہ اللہ تو ہمیں تمہاری ملت سے نجات دے چکا ہے اس لئے ہم اگر اس میں واپس آئیں تو ہم تو اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے ہونگے اور ہمارے لئے ہرگز یہ ممکن نہیں کہ ہم اس میں واپس آئیں۔ہاں البتہ اللہ کو اختیار ہے۔اس کا علم سب سے افضل ہے۔اگر وہ چاہے کہ ہم لوٹ آئیں تو پھر ہی ممکن ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز کے علم کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔یہ شعیبؑ کی عجز و انکساری کی انتہاء ہے۔یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو پہلے والی حالت میں لوٹا دے گا۔

علامہ فخر الدین رازی لکھتے ہیں "واضح ہو کہ حضرت شعیبؑ نے اپنی بات کو دو چیزوں کے ذکر پر ختم کیا ہے۔ایک تو توکل علی اللہ جیسا کہ فرمایا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۔یہ کلام حصر کے معنی دیتا ہے یعنی ہمارا توکل تو صرف اللہ پر ہی ہے نہ کسی اور پر۔اس میں گویا آپ نے اسباب کی نفی کر دی ہے۔اور اسباب کو چھوڑ کر مسبب الاسباب ہستی کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور دوسری چیز دعا ہے جس کا ذکر آپ نے اپنی گفتگو کے آخر پر کیا ہے،جیسا کہ فرمایا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا "۔(تفسیر کبیر امام رازی)

آیت نمبر ۹۳:"اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْباً كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا.........الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف نبیوں کی طرف منسوب ہونے والی قومیں ہی اب باقی ہیں اور ان کے مخالفین کا نام و نشان باقی نہیں رہا۔بلکہ ان مخالفین کی طرف لوگ منسوب ہونے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں جبکہ انبیاء کی طرف منسوب ہونے میں عظمت محسوس کی جاتی ہے۔

آیت نمبر ۹۵:" وَمَا اَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ.........الخ"۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "اور ہم نے کسی بستی میں کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم نے انکار کی حالت میں قحط اور وباء کے ساتھ پکڑا تا اس طرح پر وہ عاجزی کریں"۔(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۷۷)

آیت نمبر ۹۷:" وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا ....الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں "بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ۔الہامات،الہام کے صدق کا ایک یہ نشان بھی ہے کہ اس کے ساتھ پہرہ ہوتا ہے۔چنانچہ فرمایا فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا(الجن:۲۸)"۔
(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۳/ستمبر ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۱۸)

"فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ ......الخ" حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "کھولی تو بند چیز جاتی ہے۔پس برکات کے کھلنے سے مراد یہ ہے کہ ان سے پردہ ہٹا دیتے ہیں۔اگر برکات سے روحانی برکات مراد لی جائیں یعنی دینی علم تو معنی یہ ہونگے کہ ہم ان کو مبارک علوم سکھاتے۔اور اگر ان سے ظاہری جسمانی فضل مراد ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ ہم ان پر برکات کے دروازے کھول دیتے۔ برکات و علوم زمینی اور آسمانی دونوں قسم کے ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ ہم انہیں زمینی علوم بھی سکھاتے جو ایک انسان دوسرے سے سیکھتا ہے اور آسمانی علوم بھی سکھاتے جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں پر نازل کرتا ہے"۔

آیت نمبر ۱۰۱:" اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَا.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پہلی قومیں جو بہت ترقی کر چکی تھیں آخر انہیں ہلاک کر دیا گیا۔اب مثلاً امریکہ کو دیکھیں کہ کتنی ترقی کر چکا ہے لیکن جیسے پہلے ہوتا چلا آیا ہے اسی طرح اب بھی ہوگا ہر قوم کی تباہی مقدر ہوتی ہے اور ساری شان و شوکت ان کی جاتی رہتی ہے۔

آیت نمبر ۱۰۲:" تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآئِهَا.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں ذکر ہے کہ بعض بستیاں جن کا ذکر نام بنام آنحضورؐ سے کیا گیا ہے لیکن بہت سی ایسی بستیاں بھی ہیں جن کا ذکر نہیں ہوا۔چنانچہ اب کافی بستیوں کے آثار کا پتہ چل چکا ہے جو قرآن کی صداقت کی دلیل ہے۔عاد اولیٰ جس کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے،ان کے بارہ میں اعتراض کیا جاتا تھا کہ ان کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ لیکن آثار قدیمہ کے ماہرین نے جو مسلمان نہیں ہیں ان کا بھی پتہ چلا لیا ہے اور قرآن کریم کا حوالہ دے کر ثابت کیا ہے کہ قرآن کریم کا بیان بالکل درست ہے۔

ثمود اور عاد کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "ثمود کا علاقہ مدینہ سے شام تک ہے۔یہی اصحابُ الحِجر ہیں۔عاد کا اصل وطن یمن ہے۔ لیکن عاد کی فتوحات اتنی تھیں اور ان کا دائرہ اس قدر وسیع تھا کہ عرب میں مشہور تھا کہ انہوں نے ساری دنیا کو فتح کر لیا تھا۔اس کا تو تاریخی ثبوت نہیں مگر یہ ضرور صحیح ہے کہ انہوں نے سارے عرب کو ضرور فتح کر لیا تھا۔ ان کے تاریخی حالات محفوظ نہیں سوائے جھوٹے بناوٹی عربی قصوں کے جو بطور ناول کے ہیں۔

عاد کے لوگ اس قدر پرانے ہیں کہ نشانات سے بھی ان کا پتہ نہیں لگتا۔ہاں ثمود کے کچھ کچھ نشانات ملے ہیں۔البتہ عاد کے متعلق اتنا معلوم ہوتا ہے کہ بعض پہاڑی علاقوں میں ان کی عمارتوں کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ہاں یہ ثبوت ملتا ہے کہ یہ اقوام مشرک تھیں اور بتوں کی پرستش کرتی تھیں۔

اس آیت کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "یعنی پہلی امتوں میں جب ان کے نبیوں نے نشان دکھلائے تو ان نشانوں کو دیکھ کر بھی لوگ ایمان نہ لائے کیونکہ وہ نشان دیکھنے سے پہلے تکذیب کر چکے تھے۔اسی طرح خدا ان کے دلوں پر مہریں لگا دیتا ہے جو اس قسم کے کافر ہیں جو نشان سے پہلے ایمان نہیں لاتے"۔(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۲۳،۳۲۴)

آیت نمبر ۱۰۸:" فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مفسرین بہت عجیب و غریب بحثوں میں الجھ گئے ہیں مثلاً حضور نے تفسیر الکشاف از علامہ زمخشری کے حوالہ سے بتایا کہ لکھا ہے کہ "روایت ہے کہ وہ ایک نر سانپ تھا۔اس کے سر اور داڑھی کا درمیانہ فاصلہ ۸۰ گز تھا اور نچلی داڑھ زمین کے اندر رکھتا تھا اور اوپر والی داڑھ محل کی دیوار پر۔پھر وہ فرعون کی طرف متوجہ ہوا تا کہ اس کو پکڑے۔ پھر فرعون نے اپنے تخت پر سے چھلانگ لگائی اور ڈر کر بھاگ گیا اور لوگ بھی ڈر کر بھاگے اور انہوں نے چیخیں ماریں اور ان میں سے ۲۵۰۰۰ مر گئے اور بعض نے بعض کو روند ڈالا اور فرعون اپنے محل میں داخل ہو گیا اور اس نے چیخ کر کہا کہ اے موسیٰ اس سانپ کو پکڑ لے۔میں تیرے پر ایمان لاتا ہوں اور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو آزاد کرتا ہوں"۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ سب فرضی قصے بنائے گئے ہیں اور ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سانپ کے لئے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر مختلف الفاظ آئے ہیں جیسے ثُعْبَانٌ ، حَيَّةٌ ، جَآنٌّ۔ بعض اعتراض کرتے ہیں کہ کیوں مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔اس کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ قرآن کریم کے دشمن اعتراض کرتے ہیں کہ یہاں ثُعْبَانٌ کا لفظ رکھا ہے ،سورۃ طٰہٰ میں حَيَّةٌ کا لفظ رکھا ہے اور سورۃ قصص میں جَآنٌّ کہا ہے تو یہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ کسی جگہ ثُعْبَانٌ اور کسی جگہ حَيَّةٌ قرار دیتا ہے۔اس کے کئی جواب ہو سکتے ہیں۔(۱) ثعبان اژدھا اور سانپ دونوں کو کہتے ہیں۔ لغت میں ثُعْبَانٌ،حَيَّةٌ کو کہتے ہیں اور حَيَّةٌ چھوٹے بڑے دونوں قسم کے سانپوں کو کہتے ہیں۔ تو ثُعْبَانٌ حَيَّةٌ اور حَيَّةٌ ثُعْبَانٌ ہو گیا"۔

حضور نے فرمایا کہ بعض مفسرین نے جَآنٌّ سے چھوٹا سانپ مراد لیا ہے جو اس سے مطابقت نہیں رکھتا مگر جَآنٌّ جن کو بھی کہا جا سکتا ہے گویا وہ ان کو جن کی طرح دکھائی دیتا ہے۔

سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اصلیت تبدیل نہیں ہوئی تھی۔ آنکھوں پر جادو ہو جاتا تھا۔ سوٹیاں پھینکنے سے سانپوں میں تبدیل ہو جانے کا واقعہ سچ مچ کا واقعہ نہیں تھا اور نہ سوٹیوں نے حقیقۃً اپنی ماہیت تبدیل کی تھی۔ انہیں نظر ایسے آرہا تھا۔ لوگوں کی آنکھوں پر جادو کیا گیا تھا۔ سحر نے موسیٰؑ کو بھی نہیں چھوڑا اس لئے آتا ہے کہ وہ وہاں سے ڈر کر بھاگے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ موسیٰؑ بھی ان کے آنکھوں کے جادو کا شکار ہوئے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں بچا لیا۔ اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سوٹا ان کے جادو کو نگل گیا۔ جادو سے آنکھوں کو بند کرنا اور دماغ کو جکڑنا مراد ہے۔ اسی کو مسمریزم کہا جاتا ہے۔

آج چونکہ اس رمضان المبارک کا آخری درس قرآن کریم تھا اس لئے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی۔(اس کا ذکر قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل میں آچکا ہے)

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و تندرستی والی فعال لمبی عمر سے نوازے اور ہمیں توفیق بخشے کہ ہم آپ کے بیان فرمودہ قرآنی معارف سے بھرپور استفادہ کرنے والے ہوں۔

(خلاصہ مرتبہ :منیر الدین شمس)

نیوفرحت علی جیولرز آف ربوہ
سونے چاندی کے زیورات کی مرمت اور ری پالشنگ کے لئے تشریف لائیں
چاندی میں لیڈیز اَلَیْسَ اللّٰہ والی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Please come for repairs & repolishing of any jewllery at
First floor. 113-A London Road Mordon
Ladies rings with Alaisallah - Ear-piercing also done.
Open 7 days - 9 am till 7 pm
Tel: 0181- 6480282

جرمنی میں پہلی بار
محکمہ تعلیم کے سند یافتہ
اردو جرمن ترجمان
اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جرمنی میں مرکزی محکمہ تعلیم کے اعلیٰ سطحی امتحان میں شاندار کامیابی کے بعد پہلی بار قانونی تحفظات کے ساتھ ترجمانی کی سہولت میسر آچکی ہے۔ ہر قسم کی سرکاری، غیر سرکاری یا نجی دستاویزات کے نہایت اعلیٰ معیاری اور عمدہ اردو جرمن ترجمہ کے لئے رابطہ فرمائیں۔
R. Rashid
Staatlich geprüfter und
allgemein ermächtigter Übersetzer
Tel. 06134-53693, 0173-8054416

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

عیسوی کیلنڈر کے

تیسرے ''ہزار سالہ دَور'' کا آغاز!

(نئے ملینیم کے جشن کے لئے اربوں ڈالرز آتشبازی، شراب نوشی، قماربازی اوررقص وسرود کی محفلوں میں اڑا دئے گئے)

﴿دنیا بھر میں اس وقت کم و بیش چالیس مختلف قسم کے کیلنڈر رائج ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے سال کا آغاز مختلف تاریخ سے ہوتا ہے۔ مثلاً یکم؍جنوری ۲۰۰۰ء عیسوی کو Bazantine کیلنڈر کے مطابق سال ۷۵۰۸ تھا۔ چینی کیلنڈر کا سال ۴۶۳۶، ہندی (Saka) کیلنڈر کا ۱۹۲۱، اسلامی ہجری کیلنڈر کا ۱۴۲۰، اسلامی ہجری شمسی کا ۱۳۷۹ اور یہودی کیلنڈر کا ۵۷۶۰۔ لیکن عیسائی دنیا نے بالخصوص اور تمام دنیا نے بالعموم یکم؍جنوری ۲۰۰۰ء کو عیسوی کیلنڈر کے لحاظ سے تیسرے ہزار سالہ دور (Third Mellinium) کے آغاز کے طور پر بڑی دھوم دھام سے منایا۔

عیسوی کیلنڈر کی بنا چھٹی صدی عیسوی کے آغاز میں ایک عیسائی راہب اور ماہر فلکیات Dionysius E X Iguus(Denys the Little) نے ڈالی جو Seythia کا رہنے والا تھا۔ جو آج کل جنوب مغربی رشیا میں ایک مقام ہے۔ اس نے اس کلینڈر کا آغاز حضرت عیسیٰ مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش کے سال سے کیا جو اس کے خیال کے مطابق ۲۵؍دسمبر کو ہوئی تھی۔ چنانچہ سن ۲۴۸ Anno Diocletiani اس کیلنڈر کی رو سے سن ۵۳۲ Anni Domini Nastri Jsu Christ قرار پایا جسے مختصراً 532AD لکھا گیا۔ اس کے حساب کی رو سے حضرت مسیح کی پیدائش کا سال 1AD قرار پایا۔ جدید تحقیقات کے مطابق عیسوی کیلنڈر کے موجد نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش کے سال کی تعین میں چار سے چھ سال کی غلطی کھائی ہے۔ بعض محققین کے نزدیک حضرت مسیح کی پیدائش اس کیلنڈر کے آغاز سے چھ سال قبل (یعنی 6BC میں) ہو چکی تھی۔ اور بعض دیگر محققین کے نزدیک 4BC سے قبل تو بہر حال حضرت مسیح پیدا ہو چکے تھے۔

ملینیم ایک ہزار سالہ دور کو کہتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہزار سالہ دور کب مکمل ہوتا ہے۔ اس کا انحصار عیسوی کیلنڈر کے پہلے سال کی تعین پر ہے۔ چونکہ عیسوی کیلنڈر میں کسی سال کو بھی صفر شمار نہیں کیا گیا بلکہ پہلے سال عیسوی کا آغاز 1AD سے ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے ملینیم کا پہلا سال 1AD تھا تو لازماً اگلے ملینیم کا پہلا سال 1001AD ہوگا۔ اس لحاظ سے تیسرے ملینیم کا آغاز سن ۲۰۰۰ء سے نہیں بلکہ ۲۰۰۱ء سے ہوگا۔ چینی ماہرین کا بھی یہی موقف ہے جس کا ذکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ایک مجلس میں ان الفاظ میں فرمایا:

''جماعت احمدیہ قدیم سے جو روایات چلی آرہی ہیں انہی کے مطابق نئی صدی کا آغاز کرے گی۔ ہمیشہ جب ایک کا ہندسہ ہر سو کے بعد شروع ہوتا ہے تو تب نئی صدی شروع ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے چینیوں کا مسلک درست ہے اور ہم اسے قبول کرتے ہیں۔ اور یہی دینی روایت بھی رہی ہے۔ اور جب سے تاریخ منضبط ہونے کی سنت جاری ہے اسی پر عمل ہو رہا ہے کہ صدی کی جو گنتی شماری ہوتی ہے اس کے ساتھ جب اگلی صدی کے ایک کا ہندسہ لگتا ہے تو وہ اس کا پہلا سال ہوتا ہے۔ اس لئے ۱۹۹۹ء پر یہ صدی ختم نہیں ہوگی بلکہ ۲۰۰۰ء پر ختم ہوگی اور ۲۰۰۱ء سے نئی صدی شروع ہوگی''۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳؍دسمبر ۱۹۹۹ء)

یہ ایک ایسی کھلی کھلی حسابی حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ چنانچہ اب جبکہ دنیا بھر میں ملینیم کے نام پر ہزارہا تقریبات منعقد ہو چکیں اور اربوں ڈالر خرچ ہو چکے تو اس غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی ذمہ داری پادریوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا۔

دنیا بھر میں اس تیسرے ملینیم کو جس طرح منایا گیا اس سب کا ذکر تو اجمالاً بھی اس جگہ ممکن نہیں۔ جناب ہدایت زمانی صاحب نے نمونۃً چند بڑے بڑے ممالک / شہروں کے متعلق بعض کوائف جمع کئے ہیں جو ذیل میں ہدیۂ قارئین ہیں۔ ان پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ صرف عیسائی ممالک میں ہی نہیں بلکہ چین اور جاپان اور ہندوستان میں بھی ملینیم کی تقریبات منائی گئیں جہاں کے رہنے والے بدھ مذہب یا دیگر مختلف مذاہب کے پیروکار ہیں۔

ایک اور بات ان تقریبات سے یہ سامنے آئی ہے کہ جس مسیح (علیہ السلام) کی پیدائش پر دو ہزار سال کا عرصہ گزر جانے پر یہ تقریبات منائی جا رہی تھیں خدا کے اس برگزیدہ بندے کی تعلیمات اور اس کے پاک نمونے کو اس موقعہ پر یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔ اربوں ڈالر محض نمود و نمائش، آتش بازی، شراب نوشی، قمار بازی، عیش و عشرت اور رقص و سرود کی محفلوں میں اڑا دئے گئے۔ وہ تمام دولت جو ملینیم کے موقعہ پر یوں نذر آتش کی گئی اگر اس کا نصف یا چوتھائی حصہ بھی غریبوں اور مصیبت زدوں کی غربت و افلاس کو دور کرنے، فاقہ کشوں کی بھوک مٹانے، ننگوں کو لباس پہنانے، بے گھروں کو گھر اور بیماروں کو علاج مہیا کرنے میں خرچ کیا جاتا تو ہزارہا بلکہ لکھو کھہا افراد کی زندگیوں میں خوشیاں در آتیں۔ مگر افسوس کہ آج مذہب کو بھی دولت کمانے اور نفسانی خواہشات کو پورا کرنے اور دنیاوی مفادات کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بنالیا گیا ہے۔ اے کاش کہ تمام مذاہب کے پیروکار اپنے مذہب کے بانیوں کی سچی اور صاف اصل الہامی تعلیمات پر ہی عمل کرنے لگیں تو دنیا کا نقشہ اس سے بہت مختلف اور بہتر ہو جو آج ہمیں دکھائی دے رہا ہے﴾۔ (مدیر)

(ہدایت زمانی)

دنیا میں تیسرے ملینیم کا آغاز کروڑوں پاؤنڈ کی مالیت کی آتشبازی چھوڑنے اور بلند موسیقی کی دھنوں پر لاکھوں افراد کے گلیوں اور سڑکوں پر اچھل کود اور رقص اور شراب کے جام نوش کرنے کے ساتھ ہوا۔

مختلف حکومتوں نے نئے ملینیم کے استقبال کے ساتھ ساتھ اپنے عوام کو ملینیم بگ (Millenium Bug) سے بھی خبردار کیا تھا اور اعلان کیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ نئے ملینیم کے آغاز میں کمپیوٹر بیکار ہو جائیں، بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی یا ٹیلیفون میں تعطل پیدا ہو جائے مگر ملینیم بگ نے کچھ اثر نہیں کیا اور سب چیزیں بشمول بنکوں کی کیش مشینوں کے معمول کے مطابق کام کرتی رہیں۔ ہوائی جہاز بھی حسب معمول چلتے رہے اور دنیا میں کسی جگہ بھی رکاوٹ کی خبر موصول نہیں ہوئی۔

برطانیہ: ایک اندازے کے مطابق برطانیہ میں نئے ملینیم کی تقریبات پر کل ایک بلین پاؤنڈ خرچ کیا گیا۔ اس کے استقبال کے لئے مدت سے تیاریاں شروع تھیں۔ عیسائی مذہبی تنظیموں نے بھی مختلف پروگرام بنائے۔ ان کا ایک پروگرام یہ تھا کہ ملک میں ہر گھر میں آدھی رات سے قبل کم از کم ایک موم بتی جلائی جائے۔ چرچ کمیٹی کی طرف سے گھروں میں موم بتیوں کی فراہمی کے بارہ میں سوچا گیا۔ اندازہ لگایا گیا کہ کل ۱۵ ملین موم بتیاں درکار ہونگی مگر چونکہ خرچ بہت زیادہ تھا اس لئے گزشتہ نومبر ہی میں اس تجویز کو ڈراپ کر دیا گیا۔ پھر یہ تجویز پیش ہوئی کہ ملینیم ڈوم میں اکٹھے ہونے والے ۱۰ ہزار افراد کو ایک ایک موم بتی اس رات جلانے کو دی جائے مگر اس تجویز کو بھی بالآخر آگ لگنے کے خطرہ کے پیش نظر مسترد کر دیا گیا۔ البتہ ملینیم کمیشن نے گرجا گھروں میں نصب گھنٹیوں کی مرمت کے لئے تین ملین پاؤنڈ کی رقم گرانٹ کے طور پر دی جس سے ملک بھر کے ۵۲۰۰ گرجا گھروں میں ۳۷ ہزار گھنٹیاں بجتی رہیں اور گھنٹیوں کو بجانے کے لئے چار ہزار افراد کو خصوصی ٹریننگ دی گئی۔

لندن: ۳۱؍دسمبر بروز جمعہ کی رات کو سنٹرل لندن میں تقریباً ۳۰ لاکھ افراد جمع ہوئے جو نہ صرف برطانیہ کے مختلف حصوں سے آئے تھے بلکہ دوسرے ممالک سے آئے ہوئے سیاحوں کی خاصی تعداد بھی ان میں شامل تھی۔ یہ لوگ سر شام ہی سڑکوں اور پارکوں نیز دریائے ٹیمز کے دونوں کناروں اور پلوں پر جمع تھے اور رات کے بارہ بجنے کا انتظار کر رہے تھے۔ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ساری دنیا میں گرینچ ٹائم سٹینڈرڈ وقت ہے اور یہ لندن کے ایک پارک گرینچ پارک سے شروع ہوتا ہے جس کے اندر ایک فلکیاتی محل بنا ہوا ہے جو مشہور آرکیٹیکٹ Christopher Wren نے ڈیزائن کیا تھا۔ اس کے اندر رائل گرینچ آبزرویٹری ہے جہاں وہ گھڑی رکھی ہوئی ہے جس سے ساری دنیا کا وقت لیا جاتا ہے گویا یہ وقت بتانے کے لحاظ سے دنیا کا سنٹر ہے۔

سال ۱۹۹۹ء کی آخری رات کو اس آبزرویٹری کے گرد لوگ جمع تھے جن میں برطانیہ کے لوگوں کے علاوہ کورین اور جاپانی سیاح اور ان کی ٹیلیویژن کمپنیاں بھی تھیں۔ اس جگہ سے دریائے ٹیمز اور ملینیم ڈوم صاف نظر آرہا تھا۔ جونہی رات کے بارہ بجے، سارے شہر میں آتش بازی کے دھماکے شروع ہو گئے۔ سنٹرل لندن میں دریائے ٹیمز کے آس پاس تقریباً ایک ملین پاؤنڈ کی آتش بازی چھوڑی گئی جس سے سارا علاقہ روشنیوں کے شہر میں تبدیل ہو گیا۔ امریکن ٹیلی ویژن CNN کے مطابق لندن آتش بازی کے مظاہرہ میں ساری دنیا سے سبقت لے گیا۔

پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے بگ بین (Big Ben) گھڑیال کے نیچے کافی لوگ جمع تھے اور یہاں کولمبین بینڈ بج رہا تھا جس کی دھنوں پر لوگ ناچ رہے تھے اور مے نوشی میں مصروف تھے۔ ادھر دریائے ٹیمز کے دونوں کناروں پر ہونے والے چراغاں اور آتش بازی سے نکلنے والی روشنی کا عکس دریا میں اس طرح پڑ رہا تھا کہ جیسے روشنیاں پانی میں تیر رہی ہوں۔ ایک اندازے کے مطابق اس رات تین ملین شیمپین کی بوتلیں پی گئیں۔ اور ۳۰ ملین پائنٹ (Pints) بیئر استعمال کی گئی۔ صبح کے وقت ویسٹ منسٹر کونسل لندن نے ۲۲ ٹن شراب کی خالی بوتلیں جو لوگوں نے پی کر سڑکوں اور پارکوں میں پھینک دی تھیں اٹھائیں۔ اس کے علاوہ شہر سے ۱۵۰ ٹن کوڑا اٹھایا گیا۔

نئے ملینیم کے استقبال کے لئے ایسٹ لندن میں خاص طور پر ملینیم ڈوم تعمیر کیا گیا تھا جو فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔ یہ ڈوم ۷۵۰ ملین پاؤنڈز کی لاگت سے تیار ہوا جس میں سے وافر رقم حکومت نے لاٹری کی رقم سے ادا کی لیکن بعض بڑی کمپنیوں نے بھی اسے سپانسر کیا ہے۔

انگلستان کی ملکہ ساڑھے گیارہ بجے رات ڈوم میں پہنچ گئیں اور تقریباً ایک گھنٹہ وہاں ٹھہریں۔ گیارہ بج کر پچاس منٹ پر ملکہ نے ڈوم کا افتتاح کیا۔ اس وقت ملک کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر، ان کی کابینہ

بغیر کسی کارڈ کے استعمال سے جرمنی میں رہنے والوں کے لئے سستی ٹیلیفون کی سہولت

پاکستان: 55 فینی / 30 سیکنڈ

آپ کے اپنے گھر کے فون سے۔

ہمارے پاس ٹیلی فون کارڈز بھی موجود ہیں۔
کمیشن پر دس عدد سے زیادہ منگوا سکتے ہیں

Tel: 06233 480056 Fax: 06233 480057
Mobile: 0171 9073453

کے افراد، ڈیوک آف ایڈنبرا، پرنس چارلس اور شاہی خاندان کے دیگر کئی افراد، اخبارات اور ٹی وی کی شخصیات اور کئی وی آئی پی وہاں موجود تھے جنہوں نے ہاتھ سے ہاتھ ملاکر خوشی کے گیت گائے۔ اسکے بعد سنٹرل سٹیج سے شو شروع ہوا۔ مختلف بینڈوں کے علاوہ کئی ممالک سے آئے ہوئے نامور بازی گروں اور شعبدہ بازوں نے اپنے اپنے کرتب دکھائے۔

برمنگھم: برمنگھم شہر کے مرکز میں جشن ملینیم کی تقریبات کا آغاز رات ۹ بجے شروع ہوا اور انٹرنیشنل کنونشن سنٹر کے بالکل سامنے بنائے گئے بڑے سٹیج پر برطانیہ اور یورپ کے معروف پاپ سنگروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور ٹی وی اور ریڈیو کی نمایاں شخصیات بھی سٹیج پر آتی جاتی رہیں۔ رات بارہ بجے مختلف رنگوں کی روشنیوں کے ساتھ آتش بازی کا ایک زوردار دھماکہ ہوا جس سے نئے سال، نئی صدی اور نئے ملینیم کا استقبال کیا گیا۔ رات کے تین بجے تک برمنگھم کی سڑکوں پر لوگوں کا ہجوم رہا۔

مانچسٹر: مانچسٹر میں بھی نئے ملینیم کی تقریبات بڑی دھوم دھام سے منائی گئیں۔ لاکھوں افراد نے سٹی سنٹر ٹاؤن ہال کے سامنے اکٹھے ہوکر نئے ملینیم کا استقبال کیا اور کئی گھنٹوں تک آتش بازی سے محظوظ ہوتے رہے۔

سکاٹ لینڈ: سکاٹ لینڈ میں بھی یہ تقریبات بڑے تزک و احتشام سے منائی گئیں۔ سب سے بڑی سٹریٹ پارٹی ایڈنبرا کی پرنس سٹریٹ میں ہوئی جہاں تقریباً دو لاکھ افراد جمع تھے۔ ایک باغیچے میں ڈسکو گروپ اپنے فن کا مظاہرہ کررہا تھا۔ بارہ کا گھنٹہ بجتے ہی سارے مجمع میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور لوگ والہانہ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوکر مبارکباد دینے لگے۔ ہر طرف آتشبازی کے دھماکوں کی آوازیں آرہی تھیں اور تیز روشنیوں کی وجہ سے دن کا سماں لگ رہا تھا۔

گلاسگو: گلاسگو میں جارج سکوائر میں لوگوں نے جمع ہوکر آتش بازی کا نظارہ کیا اور کئی گھنٹوں تک سڑکوں پر رقص و سرود میں مشغول رہے۔

جاپان: جاپان کے مختلف شہروں میں نئے ملینیم کے استقبال کی تقریبات منعقد ہوئیں اور فضا میں لاتعداد غبارے چھوڑے گئے۔ ٹوکیو میں بدھ مت کی عبادت گاہوں میں قدیم رسم کے مطابق ۱۰۸ مرتبہ گھنٹیاں بجائی گئیں۔ بدھ مت کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اس طرح بدروحوں کے اثر سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ ان عبادت گاہوں میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ اکٹھے ہوئے اور اگلے ہزاریہ کے لئے سلامتی کی دعائیں مانگیں۔

آسٹریلیا: نئے ملینیم کے استقبال کے لئے سڈنی ہاربر برج کو مختلف رنگوں کی روشنیوں سے سجایا گیا تھا جو رات کو بہت خوشنما نظارہ پیش کررہی تھیں۔ جونہی گھڑیال نے بارہ بجائے سڈنی ہاربر میں جمع تقریباً ۹ لاکھ افراد نے ۲۰ ٹن آتشبازی کا عظیم مظاہرہ دیکھا جو تقریباً ۲۵ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے علاوہ ہاربر میں تیرتی کشتیوں سے ۵۵۰۰ راکٹ فضا میں چھوڑے گئے جو مختلف قسم کی روشنیوں کی آبشاریں بن کر سمندر میں گرتے رہے۔ اس آتشبازی پر اندازاً دو ملین پاؤنڈ خرچ آیا۔

امریکہ: نیویارک میں لاکھوں لوگوں کا مجمع ٹائمز سکوائر اور قریبی سڑکوں میں جمع ہوا جنہوں نے ۲۴ گھنٹے تک نئے ملینیم کی خوشیاں منائیں۔ ان میں نامور فلمی اداکار بھی شامل ہوئے۔ آدھی رات کا گھنٹہ بجتے ہی آتشبازی چھوڑ گئی جس نے میلوں دور تک آسمان کو روشن کردیا اور لوگ خوشی اور مسرت سے دیوانہ وار ناچنے لگے۔

واشنگٹن: واشنگٹن میں وائٹ ہال کے اردگرد بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔ ۳۱؍دسمبر کی رات کو وہاں ایک بڑی پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا جس میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے نامور امریکن اور فلم سٹار موجود تھے۔ باکسنگ کے اپنے زمانہ کے چیمپئن محمد علی بھی آئے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کو ایک ڈوکومنٹری فلم دکھائی گئی جس میں امریکہ کے ۲۰ ویں صدی کے خاص خاص واقعات فلمائے گئے تھے مثلاً امریکن شہری کا چاند پر جانا وغیرہ۔ پاپ کنسرٹ کا بھی انتظام تھا۔

آدھی رات کا گھنٹہ بجتے ہی آتشبازی چھوڑی گئی اور رنگ برنگی روشنیاں ہر طرف پھیل گئیں۔

ماسکو: پچاس ہزار افراد ماسکو کے ریڈ اسکوائر میں جمع ہوئے اور نئے سال کا جام نوش کیا۔

ھالینڈ: ہالینڈ میں بھی نئے ملینیم کا استقبال آتش بازی کے مظاہروں سے کیا گیا اور لوگ خوشی سے سڑکوں پر گھومتے رہے۔

فرانس: پیرس میں آئفل ٹاور کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ اس پر ۲۰ ہزار روشنی کی قندیلیں لگی ہوئی تھیں۔ جونہی رات کے بارہ بجے آئفل ٹاور سے یکدم آتشبازی چھوڑی گئی۔ ایک اندازہ کے مطابق پیرس میں ۱۰ لاکھ ۷۰ ہزار افراد نے گلیوں اور سڑکوں پر رقص کیا۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بقیہ: اہل پیغام کے بعض وساوس از صفحہ ۴

آوے .... جس نبی میں فیض رسانی کی صفت ناپید ہو اس کی سچائی پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوسکتی اور اس کے پاس آکر بھی کوئی اسے نبی نہیں کہہ سکتا اور اس کی مثال ایسے چرواہے کی سی نہیں جو اپنی بھیڑ بکریوں پر پتے جھاڑتا ہو اور انہیں پانی پلاتا ہو بلکہ وہ تو انہیں پانی اور چارہ سے دور رکھتا ہے۔

اور تم جانتے ہو کہ ہمارا دین زندہ دین ہے اور ہمارے نبیؐ مُردوں کو جِلا بخشتے ہیں اور آپؐ آسمان سے اترنے والی بارش کی طرح عظیم الشان برکات لے کر آئے ہیں۔ کسی دین کی مجال نہیں کہ وہ ان اعلیٰ صفات میں اس کے آگے دم مار سکے یا انسان سے اس کے حجابوں کا بوجھ اتار سکے۔ اس نہایت روشن دین کے سوا کوئی اور دین اللہ تعالیٰ کے قصر اور اس کے دَر تک نہیں پہنچا سکتا۔ اور جو اس بات میں شک کرے وہ اندھا ہی ہوگا"۔

☆...... پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"......اور میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ اور مسیحؑ ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی ﷺ سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت ﷺ کی امت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ایک ظل ہے اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں۔ وہی نبوت محمدیہ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے۔ اور چونکہ میں محض ظل ہوں اور امتی ہوں اس لئے آنجنابؐ کی اس سے کچھ کسر شان نہیں......"۔

(تجلیات الٰہیہ ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۲،۴۱۱۔ مطبوعہ لندن)

اسی طرح آپ نے تحریر فرمایا کہ:

"یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور میری نبوت آنحضرت ﷺ کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت ﷺ کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے"۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۴۔ حاشیہ۔ مطبوعہ لندن)

☆...... پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"...... سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ مطبوعہ لندن صفحہ ۲۳۱)

☆...... نیز فرمایا:

"......دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں، میں ابراہیمؑ ہوں، میں اسحٰقؑ ہوں، میں یعقوبؑ ہوں، میں اسماعیلؑ ہوں، میں موسیٰؑ ہوں، میں داؤدؑ ہوں، میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دئے اور میری نسبت جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے ...."۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ مطبوعہ لندن صفحہ ۵۲۱)

☆...... پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"نبوت اور رسالت کا لفظ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں میری نسبت صدہا مرتبہ استعمال کیا ہے مگر اس لفظ سے صرف وہ مکالمات مخاطبات الٰہیہ مراد ہیں جو بکثرت ہیں اور غیب پر مشتمل ہیں۔ اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ ہر ایک شخص اپنی گفتگو میں ایک اصطلاح اختیار کرسکتا ہے لِکُلٍّ اَنْ یَّصْطَلِحَ سو خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں اور لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت ﷺ کے فیض سے علیحدہ ہوکر نبوت کا دعویٰ کرے مگر یہ نبوت آنحضرت ﷺ کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت اور اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے اور آنحضرت ﷺ کی سچائی دکھلائی جائے"۔ (چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ مطبوعہ لندن صفحہ ۳۴۱)

☆...... پھر تحریر فرمایا:

"...... میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے۔ وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے......"۔

(چشمہ معرفت ۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ مطبوعہ لندن صفحہ ۳۴۰)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

Want to Import a Car?

We are an exporter of used and reconditioned Japanese cars around the world. Without the customer satisfaction, we would'nt be in business for over 20-years. It always pays to know the right people.

Minno Chan Corporation

1-5-3-211 Odai, Adachi-Ku, Tokyo-120-0046 Japan.

Tel: (03) 3879-0255 Fax: (03) 3879-0309

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ زندگی کے اہم واقعات

حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ زندگی میں بعض اوقات ایسے بھی آئے جب آپؓ کی دعا یا کسی واقعہ نے آپؓ کی زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا چنانچہ اس بارہ میں ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" فروری ۹۹ء میں شامل اشاعت ایک مضمون میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب نے ایسے ہی واقعات بیان کئے ہیں جن کا تعلق حضورؓ کے دورِ خلافت کے پہلے کے زمانہ سے ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"جب مَیں گیارہ سال کا ہوا تو یہ خیال پیدا ہوا کہ مَیں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں؟۔ اس کے وجود کا ثبوت کیا ہے؟۔ مَیں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا۔ آخر دس گیارہ بجے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے۔ وہ گھڑی میرے لئے بڑی خوشی کی گھڑی تھی۔ جس طرح ایک بچہ کو اُس کی ماں مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے، اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا...... مَیں نے اُس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو۔ ...... آج بھی اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں"۔

"جب میرے دل میں خیالات کی وہ موجیں پیدا ہوئیں جن کا مَیں نے اوپر ذکر کیا ہے تو ایک دن ضحیٰ کے وقت یا اشراق کے وقت وضو کیا...... تب مَیں نے اُس کوٹھڑی کا جس میں رہتا تھا، دروازہ بند کر لیا اور ایک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنی شروع کی اور مَیں اُس میں خوب رویا خوب رویا، خوب رویا۔ اور اقرار کیا کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اس گیارہ سال کی عمر میں کیسا عزم تھا اس اقرار کے بعد مَیں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی"۔

حضرت مصلح موعودؓ اگرچہ پیدائشی احمدی تھے لیکن آپؓ نے ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر باقاعدہ بیعت بھی کی۔

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظؓ کا بیان ہے کہ ایک رات جب مَیں مسجد مبارک میں نفل پڑھنے کے لئے پہنچا تو دیکھا کہ کوئی سجدے میں پڑا ہوا الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اُس کی دعا کا اثر یہ ہوا کہ مَیں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور دعا میں محو ہو گیا کہ یاالٰہی یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ مانگ رہا ہے وہ اس کو دیدے اور مَیں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ جب آپ نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ حضرت میاں محمود احمد صاحبؓ ہیں۔ مَیں نے السلام علیکم کہا اور پوچھا کہ میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ "مَیں نے یہی مانگا کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے دین کو زندہ کر کے دکھا"۔

حضرت مصلح موعودؓ کو پندرہ سولہ سال کی عمر میں پہلا الہام ہوا، جس کا ترجمہ یہ تھا کہ وہ لوگ جو تیرے متبع ہیں وہ تیرے نہ ماننے والوں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی ۱۹۰۵ء میں وفات ہوئی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اُن کی وفات نے میری زندگی کے ایک نئے دَور کو شروع کیا۔ اسی دن سے میری طبیعت میں دین کے کاموں اور سلسلہ کی ضروریات سے دلچسپی پیدا ہونی شروع ہوئی اور وہ بیج بڑھتا ہی چلا گیا۔ سچ یہی ہے کہ کوئی دنیاوی سبب حضرت استاذی المکرّم مولوی نورالدین صاحب کی زندگی اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات سے زیادہ میری زندگی میں تغیر پیدا کرنے کا موجب نہیں ہوا۔

جنوری ۱۹۰۶ء میں نظام وصیت کے سلسلہ میں جب صدر انجمن احمدیہ کا قیام ہوا تو حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کو مجلس معتمدین کا رُکن نامزد فرمایا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۰۶ء میں نوجوانان احمدیت کو اشاعت اسلام کے لئے تیار کرنے کے لئے ایک انجمن قائم کی جس کا نام حضرت مسیح موعود نے "تشحیذ الاذہان" رکھا۔ مارچ ۱۹۰۶ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی ادارت میں رسالہ "تشحیذ الاذہان" کا اجراء عمل میں آیا جس نے نوجوانوں میں ایک نئی روح پھونک دی۔

سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں آپؓ پر ایک فرشتہ خواب میں ظاہر ہوا جس نے آپؓ کو سورۃ الفاتحہ کی تفسیر سکھائی۔ جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء کے موقع پر آپؓ نے پہلی پبلک تقریر فرمائی جس کا موضوع تھا "ردّ شرک"۔ جو بعد ازاں "چشمہ توحید" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئی۔ ۲۹ر جولائی ۱۹۱۰ء کو آپؓ نے پہلی مرتبہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر آپؓ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اب لوگ حضور پر طرح طرح کے اعتراض کریں گے۔ چنانچہ پہلا کام آپؓ نے یہ کیا کہ حضور کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا کہ "اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور مَیں اکیلا رہ جاؤں گا تو مَیں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا"۔ ...... "تشحیذ الاذہان" آپؓ نے حضورؑ کی زندگی میں جاری فرمایا تھا اور جون ۱۹۱۲ء میں آپؓ نے اخبار "الفضل" بھی جاری فرمایا۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

حضرت عبداللہ ابن المبارکؒ

حضرت عبداللہ ابن المبارک ۱۱۸ ہجری میں پیدا ہوئے اور ساری عمر حج، جہاد اور تجارتی سفروں میں بسر کردی۔ علم کے سمندر اور حافظ حدیث کہلاتے تھے۔ آپؒ نے فقہی مسائل، جہاد، زہد اور رقاق وغیرہ مختلف موضوعات پر بہت سی مفید کتب رقم کی ہیں۔ آپؒ کی کنیت ابوعبدالرحمان ہے۔ آپؒ کی سیرۃ کا بیان مکرم محمد احمد صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۶ر مئی ۹۹ء کی زینت ہے۔

عبدالرحمان بن مہدی نے حضرت عبداللہؒ کو چار آئمہ حدیث میں شمار کیا ہے اور اپنے فن میں یکتائے زمانہ قرار دیا ہے۔ امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ آپؒ کی کتب جن سے آپؒ درس دیا کرتے تھے تقریباً بیس ہزار احادیث پر مشتمل ہیں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ جب مجھے دقیق مسائل کی تلاش ہوتی اور ابن مبارک کی کتابوں میں وہ نہ ملتے تو مَیں اُن کے حل سے مایوس ہو جاتا۔ ابواسامہ کے نزدیک آپؒ امیرالمومنین فی الحدیث ہیں۔ آپؒ علم حدیث کے علاوہ فقہ، ادب، نحو، لغت، شعر گوئی، فصاحت اور زہد میں بھی کمال رکھتے تھے اور شجاعت، شب بیداری، عبادت، سخاوت اور جہاد کی صفات کے حامل تھے۔

ابتدائی دور میں آپؒ ایک کنیز کی محبت میں گرفتار ہوگئے اور محبت کا عرصہ بہت طول پکڑ گیا۔ سردیوں کی ایک رات اُس کے انتظار میں اُس کے مکان کے سامنے کھڑے رہے۔ صبح ہوئی تو رات کے بیکار جانے کا بے حد ملال ہوا اور خیال آیا کہ یہ رات اگر عبادت میں گزارتا تو اس بیداری سے لاکھ درجہ بہتر تھا۔ اسی وقت تائب ہو کر عبادت و ریاضت کو اپنا مشغلہ بنالیا۔

ایک دفعہ کسی نے آپؒ سے عرض کی کہ مَیں ایسا گناہ کر بیٹھا ہوں جس کو بوجہ ندامت بیان نہیں کر سکتا۔ پھر اصرار کے بعد کہا کہ بدکاری کا مرتکب ہوا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا کہ مَیں تو اس خیال میں تھا کہ شاید تُو نے غیبت کا گناہ کیا ہے۔

آپؒ فرمایا کرتے تھے: "میرے نزدیک شک و شبہ کا ایک درہم واپس کر دینا، لاکھ درہم راہِ خدا میں صرف کر دینے سے بہتر ہے"۔

حضرت ابن المبارکؒ کے نزدیک طالبعلمی کے لئے پانچ شرائط ہیں۔ یعنی نیت صحیح ہو، استاد کے کلمات کو توجہ سے سنے اور پھر غور و فکر کرے اور انہیں محفوظ رکھے اور دوسروں میں پھیلائے۔ اگر کوئی ان میں سے ایک شرط بھی نظرانداز کرے گا تو اس کا علم ناقص رہے گا۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

ہالینڈ میں پہلی احمدیہ مسجد

حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر ۱۹۵۵ء میں ہالینڈ میں ایک شاندار مسجد تعمیر کی گئی اور مسجد فضل لندن کی طرح یہ مسجد بھی احمدی خواتین کی قربانیوں سے تیار ہوئی۔ اس بارہ میں ایک مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۱ر مئی ۹۹ء میں "تاریخ احمدیت" سے منقول ہے۔

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب کی رپورٹ کے مطابق کیتھولک چرچ کی شدید مخالفت کے باوجود مقامی کونسل نے ۷ر جولائی ۱۹۵۰ء کو مسجد کیلئے زمین خریدنے کی منظوری دیدی۔ چنانچہ قریباً آٹھ سو مربع میٹر رقبہ کا قطعہ زمین ۲۸ر ہزار گلڈر میں خرید لیا گیا۔ یہ خبر اتنی اہم تھی کہ ساٹھ اخباروں نے شائع کی جن میں ملک کے چوٹی کے اخبارات اور مقامی اخبارات شامل تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے احمدی خواتین سے چندے کی اپیل کی تو خواتین نے جس طرح اس پر لبیک کہا اُسے حضورؓ نے بہت سراہا اور تعریف فرمائی۔ حضورؓ نے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کی تحریک فرمائی تھی مگر خواتین احمدیت نے ایک لاکھ تینتالیس ہزار چھ سو چونسٹھ روپے کی رقم پیش کی۔ ۱۲ر فروری ۵۵ء کو حضورؓ کی ہدایت پر حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانصاحب نے مسجد کی بنیادوں کی کھدائی کا دعا کے ساتھ آغاز فرمایا اور پھر ۲۰ر مئی کو سنگ بنیاد بھی رکھا۔ اس موقع پر کئی مسلم ممالک کے نمائندے بھی موجود تھے۔

۹ر دسمبر ۵۵ء کو حضرت چودھری صاحبؓ نے مسجد کا افتتاح بھی کیا۔ اس روز پاکستان، مصر، شام اور انڈونیشیا کے سفارتی نمائندے اور پریس اور ریڈیو کے رپورٹر بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

مسجد زیر تعمیر تھی جب حضرت مصلح موعودؓ ۱۸ر جون ۵۵ء کو ہالینڈ میں رونق افروز ہوئے اور ایک ہفتہ یہاں قیام فرمایا۔ دورانِ قیام حضورؓ نے زیر تعمیر عمارت میں ایک لمبی پُرسوز دعا بھی کی۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۶ر مئی ۹۹ء میں مکرم سید محمود احمد صاحب کی ایک غزل سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

مجھے آزما کے پیارے میرا حوصلہ نہ دیکھو
مجھے دل میں تم بسالو، دیکھو بھلا نہ دیکھو
مَیں فقیر ہوں ازل سے تری ذاتِ باصفا کا
مجھے جام بھر کے دیدو مرا حوصلہ نہ دیکھو
اس دورِ بے اماں میں ہر ظلم ہو رہا ہے
انہیں ظلم کی سزا دو، اب مرحلہ نہ دیکھو

DRIVER REQUIRED

Out of London a Delivery Driver is Required, Must have his own Car, Free Accommodation, Daily £40-00 OTE.

Contact:

Tel: 07973-863 466
07956-814 341

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

25/02/2000 – 02/03/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 25th February 2000 — *19 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
00.45	Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.13 ®
01.10	Liqa Ma'al Arab(New): ® Rec:17.02.00
02.20	Tabarukaat: Speech by Qazi Mohammad Nazir Sb, J/S 1967
03.15	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
03.30	Urdu Class: Lesson No.202 ® Rec: 07.09.96
04.35	Learning Arabic: Lesson No.31 ®
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.98 ® With Hadrat Khalifatul Masih IV
06.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
06.50	Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.13 ®
07.10	Quiz History of Ahmadiyyat: No.28 ®
07.40	Siraiky Programme: Friday Sermon Rec:19.02.99, With Siraiky Translation
08.50	Liqa Ma'al Arab: (New) ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.202 ®
11.00	Indonesian Service:Tilawat, Dars Hadith Urdu Nazm,....
11.25	Bangali Service: Significance of Jihad in Islam with Maulana Bashir ur Rehman Sb
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.00	Friday Sermon LIVE
14.00	Documentary:Safar Hum Nay Kiya Sost and Khanjaraab, MTA Pakistan
14.30	Majlis-e-Irfan: With Huzoor Rec:18.02.00
15.25	Friday Sermon by Hazoor ®
16.35	Children's Corner: Class No. 14 Part 1 Produced by MTA Canada
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Darsul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No.203 Rec:08.09.96
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.253 Rec:25.02.97
20.45	Belgian Programme:Children's Class No.21
21.20	Documentary: Safar Hum Nay Kiya ®
21.50	Friday Sermon ®
21.45	Majlis e Irfan With Hazoor ®

Saturday 26th February 2000 — *20 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner No.14 Part 1 ® Produced by MTA Canada
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.253 ®
02.10	Weekly Preview
02.15	Friday Sermon ®
03.20	Urdu Class: With Hazoor No.203 ®
04.25	Computers for Everyone: Part 38
04.55	Majlis e Irfan With Huzoor ®
06.05	Tilawat, Weekly Preview, News
06.45	Children's Corner: No.14 Part 1 ® Produced by MTA Canada
07.25	MTA Mauritius: Various Programmes
08.15	Documentary: Safar Hum Nay Kiya ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.253 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.203 ®
11.00	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Danish Lesson No.16
13.05	Mulaqat with German friends (New) Rec: 19.02.99
14.05	Bengali Service
15.05	Children's Class(New): Rec: 26.02.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.10	Quiz Khutabat –e- Imam From 20th and 27th November 1998
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Preview
18.25	Urdu Class: With Hazoor No.204 Rec:13.09.96
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.254 Rec: 26.02.97
20.55	Philosophy Of The Teachings Of Islam Presented by Munir Adilbi Sb
21.25	Children's Class: With Huzoor ®
22.30	MTA Variety: Children's Corner Pakistan
22.50	Mulaqat with Hazoor & German friends ®

Sunday 27th February 2000 — *21 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, News
00.40	Quiz Khutabat –e- Imam ®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.254 ®
02.05	Canadian Horizon: Class No.35
03.05	Urdu Class: Lesson No.204 ®
04.10	Seerat un Nabi (saw)
04.25	Learning Danish: Lesson No.16 ®
05.00	Children's Class with Huzoor ®
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
07.10	Quiz Khutabat –e- Imam ®
07.35	Mulaqat with Hazoor & German Friends ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.254 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.203 ®
10.55	Indonesian Service: Dars Malfoozat, more...
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.156
13.10	Mulaqat with German Friends ®
14.10	Bengali Service
15.10	Friday Sermon: Rec.25.02.00
16.25	Children's Class: With Hazoor Lesson No.55, Part 2, Rec:09.03.96
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi
18.30	Urdu Class: Lesson No.205 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No. 255 Rec:04.03.97
20.45	Albanian Item: Introduction to Ahmadiyyat
21.15	Dars ul Quran by Hazoor: No.21 Rec: 26.02.95
22.55	Mulaqat With Hazoor & German Speakers

Monday 28th February 2000 — *22 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Class: Lesson No.55 ® Rec:09.03.96, Final Part
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.255 ®
02.20	Speech by Maulana S. M. Anwer Sb Topic: Jama'at Ahmadiyyat
03.10	Urdu Class: Lesson No.205 ®
04.20	Learning Chinese: Lesson No.156 ®
04.55	Mulaqat with HuzoorWith Young Lajna ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Kudak No.6
07.05	Dars ul Quran(1995): from London ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.255 ®
10.00	Urdu Class: Lesson No.205 ®
10.55	Indonesian Service: F/S By Hazoor Rec:21.11.97
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Norwegian Lesson No.53
13.10	Rencontre Avec Les Francophones Rec:21.02.00
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class With Hazoor No.99 Rec: 25.07.95
16.15	Children's Class: with Hazoor Session No. 56, Part 1/ Rec: 09.03.96
16.50	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	Urdu Class: With Hazoor No. 206 Rec:15.09.96
19.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.256 Rec:05.03.97
20.05	Turkish Programme: Discussion
20.35	Islamic Teachings: Guest: Mubashir Ahmad Ayaz Sb
21.15	Rencontre Avec Les Francophones ®
22.15	Learning Norwegian: Lesson No. 53 ®
22.45	Homeopathy Class: Lesson No.99 ®

Tuesday 29th February 2000 — *23 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: No.56, Part 1 ®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.256 ®
02.05	MTA Sports: Annual Sports Rally
02.30	MTA Variety: Interview
03.10	Urdu Class: Lesson No.206 ®
04.20	Learning Norwegian: Lesson No.53 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30	Children's Class: No.56, Part 1 ®
07.05	Pushto Programme: F/S Rec:18.09.98 With Pushto Translation
08.05	Islamic Teachings: ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.256 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.206 ®
10.55	Indonesian Service:Dars Quran, Nazm,...
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Swedish: Lesson No. 38
13.00	Bengali Mulaqat (New): Rec:22.02.00
14.00	Bengali Service: Various Items
14.50	Tarjumatul Quran Class No.69 Rec: 13.07.95
16.10	Children's Corner: Waqfe Nau Item
16.35	Children's Corner: Yassarnal Quran Class, Lesson No.14, MTA Pakistan
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.25	Urdu Class: Lesson No.207 Rec:20.09.96
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.257 Rec:06.03.97
20.35	MTA Norway: From Facts to Fiction
21.00	Mulaqat with Bengali Speaking Friends ®
22.00	Hamari Kaenat: Topic, Commets factfile
22.30	Tarjumatul Quran Class No.69
23.35	Learning Swedish Lesson No.38 ®

Wednesday 1st March 2000 — *24 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Yassarnal Quran ®
00.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.257 ®
02.05	Mulaqat With Bengali Speaking Friends ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.207 ®
04.15	Learning Swedish: Lesson No.38 ®
04.50	Tarjumatul Quran Class No.99
06.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.40	Children's Corner: Yassarnal Quran ®
06.55	Swahili Programme: Muzakhra Part 2
08.05	Hamari Kaenat: Commet factfile ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.257 ®
10.05	Urdu Class: Lesson No.207 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Spanish: Lesson No.25
13.05	Atfal Mulaqat(New): Rec,23.02.00
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran class No.70 Rec:19.07.95
16.10	Children's Corner: Waqfe Nau Items
16.55	German Service: Various
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: Lesson No.208 Rec:22.09.96
19.25	Liqa Ma'al Arab No.258 Rec:11.03.97
20.40	MTA France: Ettiquettes de la Prophets
21.00	Mulaqat:With Hazoor and Atfal ®
21.55	Durr-e-Sameen
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.70
23.30	Learning Spanish: Lesson No.25 ®

Thursday 2nd March 2000 — *25 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
01.10	Liqa Ma'al Arab No.258 ®
02.15	Mulaqat With Hazoor and Atfal ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.208 ®
04.25	Learning Spanish: Lesson No.25 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.70 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
07.10	Sindhi Programme: F/S, Rec.04.06.99
08.05	Durr-e-Sameen ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.258 ®
09.55	Urdu Class: Session No.208 ®
11.00	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Arabic: Lesson No.32
12.55	Liqa Ma'al Arab (New): Rec:24.02.00
13.55	Bengali Service: Friday Sermon Rec:18.01.91
15.05	Homeopathy Class: Lesson No. 100 Rec: 07.08.95
16.10	Children's Corner: Yassarnal Quran Class, Lesson No.15
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No.209 Rec: 27.09.96
19.45	Liqa Ma'al Arab(New) ®
20.45	MTA Lifestyle: Al Maidah Topic: Potatos and tomatoes
21.00	Mushaira: Shaan e Quran
22.00	Quiz History Of Ahmadiyyat No. 29
22.30	Homeopathy Class No.100 ®
23.45	Learning Arabic: Lesson No.32 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, February 25, 2000 | Issue No. 8

جوہری تجربات پر جامع پابندی کا معاہدہ (سی ٹی بی ٹی)

(زبیر خلیل خان - جرمنی)

معاہدہ کا پس منظر

اس معاہدہ کو موجودہ شکل میں لانے کے لئے تقریباً چالیس سال کا عرصہ لگا ہے۔ ۱۹۵۴ء میں بھارت کے لیڈر جواہر لال نہرو وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اس بات کا پرجوش پرچار کیا تھا کہ دنیا میں جوہری دھماکوں پر پابندی لگا دی جائے۔ ۱۹۶۳ء میں فضاء میں جوہری دھماکوں پر پابندی لگانے کا معاہدہ کیا گیا۔ اس کے بعد ۱۹۷۴ء میں زیر زمین دھماکوں پر پابندی لگادی گئی۔ ۱۹۴۵ء میں جبکہ پہلا ایٹم بم استعمال کیا گیا اور ۱۹۹۶ء میں جب کہ سی ٹی بی ٹی معاہدہ دستخطوں کے لئے مکمل کیا گیا اس اکیاون برس کے عرصہ میں دنیا بھر میں دو ہزار جوہری دھماکے کئے جاچکے تھے۔

معاہدہ نافذ العمل کس طرح ہوگا

سی ٹی بی ٹی معاہدہ کے آرٹیکل XIV کے تحت یہ معاہدہ اس وقت تک نافذ العمل رہے گا جب تک کہ دنیا میں موجود چوالیس ممالک (جن میں آٹھ ایٹمی طاقتیں اور چھتیس ایٹمی صلاحیت رکھنے والے ممالک شامل ہیں) اس معاہدہ پر نہ صرف دستخط کریں بلکہ اس معاہدہ کی توثیق بھی کریں۔ متذکرہ بالا چوالیس ممالک کی فہرست انٹرنیشنل اٹامک انرجی کمیشن نے تیار کی ہے جس میں پاکستان بھی بہرحال شامل ہے۔

معاہدہ کا اصل متن ۱۲۷ ممالک نے مل کر تیار کیا ہے اور یہ متن ستمبر ۱۹۹۶ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے منظور کر لیا تھا۔ اقوام متحدہ کی منظوری کے بعد ۲۴ر ستمبر ۱۹۹۶ء کو یہ معاہدہ اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں دستخطوں کے لئے رکھ دیا گیا ہے۔ ۱۹۹۶ء سے لے کر اب تک چوالیس ممالک میں سے سوائے پاکستان اور بھارت اور شمالی کوریا کے تمام ممالک نے اس معاہدہ پر دستخط کردئے ہیں اور اکثر نے توثیق بھی کر دی ہے۔

نومبر ۱۹۹۶ء سے معاہدہ پر عملدرآمد کے لئے بنیادی ڈھانچے بھی بنادئے گئے ہیں۔ عملدرآمد کے لئے جرمنی کے Wolfgang Hoffmann کو ۱۹۹۷ء میں معاہدہ کا تنظیمی سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے جس دن یہ معاہدہ دستخطوں کے لئے رکھا گیا تھا اگر تین سال کے عرصہ کے اندر تمام چوالیس ممالک اس پر دستخط نہ کریں اور اس کی توثیق نہ کریں تو پھر ایسے ممالک جنہوں نے اس کی توثیق کر دی ہو وہ ایسے اقدامات کریں گے جن کی رو سے دستخط نہ کرنے والے اور توثیق نہ کرنے والے ممالک پر دباؤ ڈالا جائے گا کہ وہ اس معاہدہ پر دستخط بھی کریں اور اس معاہدہ کی توثیق بھی کریں۔ جس دن چوالیس ممالک اس معاہدہ کی توثیق کردیں گے اس دن سے ۱۸۰ دنوں کے بعد یہ معاہدہ نافذ العمل ہو جائے گا۔ واضح رہے کہ معاہدہ پر دستخط کرنا ایک علیحدہ عمل ہے اور توثیق کرنا ایک علیحدہ عمل ہے۔ مثلاً امریکہ اور چین نے معاہدہ پر دستخط تو کر دئے ہیں لیکن توثیق نہیں کی ہے۔ بلکہ کچھ عرصہ قبل امریکی پارلیمنٹ نے اس معاہدہ کی توثیق کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

معاہدہ ہے کیا؟

سی ٹی بی ٹی معاہدہ کی رو سے دنیا کے تمام ممالک یہ کوشش کریں گے کہ تمام دنیا میں جوہری ہتھیاروں اور دھماکوں پر پابندی لگائی جائے۔ آئندہ جوہری ہتھیاروں اور دھماکوں کی تحقیق کا کام ختم کر دیا جائے۔ اور موجودہ جوہری ہتھیاروں کو بتدریج تلف کر دیا جائے تاکہ ان کی وجہ سے انسانیت کو جو خطرات درپیش ہیں ان کا سدباب ہو جائے۔

معاہدہ کی تفصیلات

یہ معاہدہ ۲۳۳۷۰ الفاظ پر مشتمل ہے۔ شروع میں دیباچہ ہے جس میں معاہدہ کے مقاصد کا ذکر ہے۔ پروٹوکول کے حصہ میں معاہدہ کے نافذ العمل ہونے اور تکنیکی طریقہ کار کی وضاحت ہے۔ اس پروٹوکال کے ساتھ بھی دو اضافی انیکس (Anex) لگے ہیں۔ جن میں بین الاقوامی مانیٹرنگ اسٹیشنوں کی تفصیل ہے۔ علاوہ ازیں بین الاقوامی ڈیٹا سنٹر کے طریقہ کار کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ معاہدہ کے متن میں معائنہ، شکایات، معاہدہ سے روگردانی، اختلافات وغیرہ یعنی ہر ممکنہ پہلو پر تفصیلی بحث کی گئی ہے اور کسی پہلو کو بھی تشنہ نہیں رکھا گیا۔

گزشتہ کافی عرصہ سے پاکستان کے اور بین الاقوامی پریس میں اس بات کا چرچا ہے کہ پاکستان کو سی ٹی بی ٹی معاہدہ پر دستخط کردینے چاہئیں یا نہیں۔ کئی لوگ اس حق میں ہیں کہ دستخط کر دینے چاہئیں جب کہ کچھ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ تاہم اس بحث و تمحیص میں حصہ لینے والے ایسے لوگ بہت کم نظر آتے ہیں جنہوں نے اس معاہدہ کے متن کا بنظر عمیق مطالعہ کیا ہے۔

آج کل کے دور میں معاشرت مل جل کر ہی ممکن ہے۔ تن تنہا کوئی ملک بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اقوام اور ممالک کی برادری میں شامل ہو کر ہی تمام مقاصد کا حصول ممکن ہے۔ اسی طرح اگر کسی معاہدہ کا مقصد اعلیٰ اور ارفع ہو تو اسے حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن سعی کرنی چاہئے۔ سی ٹی بی ٹی کا بنظر عمیق مطالعہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اس معاہدہ کے مقاصد انتہائی اعلیٰ و ارفع ہیں اور ان مقاصد کا حصول انسانیت کی بہبود کے لئے کئی راہیں کھول دے گا۔

جہاں تک اس خدشہ کا تعلق ہے کہ کہیں طاقتور ممالک مل کر کمزور ملکوں کا استحصال نہ شروع کردیں تو اس بات کی ضمانت تو کوئی بھی نہیں دے سکتا۔ جب اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا تھا تو تب بھی سب کا یہی خیال تھا کہ اس سے اقوام متحدہ کے چارٹر میں مبینہ ارفع اور اعلیٰ مقاصد کا حصول ممکن ہوگا۔

(اس مضمون کی تیاری میں سی ٹی بی ٹی کے بنیادی کمیشن واقعہ وی آنا (آسٹریا) انٹرنیشنل سنٹر کی طرف سے جاری کردہ اطلاعات سے مدد لی گئی ہے جو کہ E-mail info @ ctbto.org. پر مہیا ہیں)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ نے ایک اور حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ بچے کا ماں باپ پر یہ حق ہے کہ اسے کھانے کے آداب بھی سکھائے جائیں۔ وہ بسم اللہ پڑھ کر کھائے اور اپنے سامنے سے کھائے۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے بچوں پر پیار آئے تو دوسرے بچوں پر بھی پیار آنا چاہئے۔ بچہ معصوم خود پیار چاہتا ہے۔ آنحضرت اپنے بچوں کو بھی پیار دیتے تھے اور دوسرے بچوں کو بھی پیار دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ تھا۔ وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا تم اس سے رحم کا سلوک کرتے ہو۔ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تجھ پر اس سے بہت زیادہ رحم فرمائے گا جتنا تو اس پر کرتا ہے اور وہ خدا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ جب کبھی آنحضورؐ کو ملنے آتیں تو حضور اکرمؐ کھڑے ہو جاتے، ان کے ہاتھ کو چومتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت کرنا صدقہ دینے سے بہتر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اچھی تربیت والی اولاد سے صدقات کا لامتناہی سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چل نکلتا ہے۔ اگر ایک صدقہ دے دو تو وہ تو وہیں رک جائے گا مگر اولاد کی اچھی تربیت کریں گے تو وہ تمہارے لئے صدقہ جاریہ ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کل لوگ اپنے بچوں کی بدتربیت یا ان کی تربیت سے غافل رہنے کی وجہ سے روحانی لحاظ سے عملاً انہیں زندہ درگور کر دیا کرتے ہیں۔

فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمہارا بیوہ یا مطلقہ بیٹیوں کی ضرورت کا خیال رکھنا بہترین صدقہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی بچیوں کی کمائی پر بیٹھے رہتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ ان کی زندگی خراب ہو رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ آپ کا ارشاد ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

اگر تم نے اخلاق سیکھنے ہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے قدم چومو کیونکہ وہیں سے تمہیں اخلاق ملیں گے۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)